بسم اللہ الرحمن الرحیم

صحت نامہ کتاب تذکرۃ الحق مع ترجمہ کتاب ماہیتہ الحق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۶	مَن	منّ	۱۵	۱۲	مَن	رمن
〃	۱۴	المحبوبین	المحبو بین	〃	۲۳	عقیدہ اُس کا	عقیدہ اور اُس کا
〃	۱۶	التابعبن	التابعین	۱۵	۶	وَدلبا	وَدرد کیا
۲	۸	فقر	فقیر	۱۶	۷	معیشات	معضیات
۳	۱۹	فرمودہ	فرمودہ	۱۹	۹	فہمائے	فہم ہائے
۴	۱۱	دیباچہ	دیباچہ	〃	۲۰	دہمارے	نہ ہمارے
〃	حاشیہ ۲	ترجمہ دیباچہ	ترجمہ دیباچہ	۲۰	۱۶	اصلی اور دائمی	اصلی دائمی
۵	۱۳	متلق	متعلق	۲۱	۶	ذکرِ	ذکرِ
۶	۴	آ	تر	۴	۱۴	وجود ہستی	وجود و ہستی
۷	حاشیہ ۱	ترجمہ دیباچہ متن	دیباچہ متن کتاب	〃	۲۳	مانفسی	مانی نفسی
〃	۲۰	ترجمہ دیباچہ متن کتاب	ترجمہ دیباچہ متن کتاب	۲۳	۱	از مواد	از بعض مواد
۷	۲	موفق	مُوَفق	۲۴	۳	موجود حادث موجود حادث	موجود حادث مر
۸	۲	دل	دل	〃	۱۸	سے اسکا	سے اُسکا فنا
〃	۱۰	درمند	دردمند	۲۵	۳	واقع شود	واقع شود
۹	۳	الجھے کر	الجھے الجھے کر	۴	۸	ایمان آورد	ایمان آورد ایمان آمدہ
۱۰	حاشیہ	عرضداشت	عرضداشت	۲۸	۱	از پیدا	از ہم پیدا
〃	۳	ترجمہ	ترجمہ	〃	۱۶	اونہیں سے	او نہیں کے
۱۱	۲	جادہ مبنی	جادۂ مبلی	۴	۲۱	لایکب	یحب
۱۳	۲۱	اعرہ	اعزہ	۲۹	۱۴	یب الکاذین	ان اللہ لایحب الکاذین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱	۹	پیشنیاں	پیشینیاں	۵۰	۱۴	کاز جوازش منع نام	کہ جوازش منع تام
"	۲۲	جنھوں نے آگے	جنھوں نے ان آگے	"	۱۸	اختیار مشروع	اختیار ممنوع
۳۲	۱۳	لاتسبّوا	لاتسُبّوا	"	۲۰	نباشد	باشد
"	۱۰	آں شدہ بدلیل قطعی	آں بدلیل قطعی ثابت	"	۲۱	انتزاع زبینتین	انتزاع از جہتین
		ثابت نشدہ باشد	شدہ باشد	"	۲۲	جیزی را	چیزی را
۳۴	۱۷	بفضل کرم	فضل و کرم	"	۲۳	بر بای	بر بنائی
۳۷	۷	عقیدہ ۔ دریں	عقیدہ ۔ دین	۵۱	۱۲	ادان شرط کردہ شد	ازاں شرط کردہ شد
۳۸	۲۴	صاف و پاک کرنا	صاف کرنا اور پاک کرنا	"	۱۸	متحقق	متحقق باشد
۳۹	۷	خدلان	خذلان	"	۲۱	لازم یا قدم	لازم آید با تقدم
"	۱۰	ایکہ	ایکہ	۵۲	۴	عنہ	عنہ و
"	۸	یعنی متعاً از انست چیز	یعنی است متعاً ازاں چیز	۵۳	۳	فیشرط	فیشترط
"	۱۸	بمقتضائی	بمقتضائی	"	۴	کماج	محتاج
۴۲	۶	تعالی را بناجی	تعالی بناجی	۵۴	۳	وبذا	وبذا
۴۴	۹	غوث الثقلین	غوث الثقلین	"	"	المجاری	المجازی
۴۶	۸	فیہا	فیہا	"	۴	یسع	یسع
"	۲۱	توضیح مضاف الیہ	توضیح مضاف بمضاف الیہ	"	۹	تقدم علم ماہیتین منع احکام معا مزوریا	تقدم علم بالماہیتین صحیح احکام معا مزوریا
۴۷	۱۴	وصعت	وصفت				
۴۸	۱۴	یعنی کہ گردیدن	یعنی تغیر کہ گردیدن	"	۱۲	ترط	شرط
"	۱۸	بمعلوم خو قرار	بمعلوم خود قرار	"	۱۳	رالبطہ	ربط
"	۱۹	باہدیست ہوہو	باہدیت ہو ہو	"	۱۵	چیری	چیزی
۵۰	۲	تعید	یفید	"	۱۹	تخصیص و تعبیر	تخصیص تعبیر
"	۳	الجوار	الجواز	"	۱۸	وایں	وایں
"	۵	منہ	منہ	"	۲۳	یس علم	پس علم
"	۱۰	علیہ	علیہم	"	۲۴	متعافب	متعاقب

Scanned with CamScanner

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۵	الاحتصاص	الاختصاص	۶۰	۲ و ۳	اولاً حاصل مزید کی	اولاً حاصل مزید ری
[illegible]	۱۴	لایجزی	لاتجزی	۶۰	۱۳ و ۱۴	اعداد او درخارج	افراد او از خود درخارج
[illegible]	۱۷	متعقق	متحقق	۶۱	۱۱	علی معنوی مفرداً قائم	علی معنی قائم
[illegible]	۲۲	درتبیر ماہیت این	درتعبیر ماہیت این	۶۲	۱۲	دانستہ نشود	دانستہ شود
[illegible]	۲۳	مایئت	ماہیت	″	۱۶	پراو وصفت	او صفت
[illegible]	۲۴	لایجزی	لاتجزیٰ	۶۳	۲	فبنا	فبناء
۵	۲۱	حیام	قیام	″	۳	نغیہا	نغبیہا
[illegible]	۲۳	یاغیر موجود	باغیر موجود	″	۱۳	نوائد	فوائد
۵	۷	استقداده	استعداده	″	۲۱	جو	چوں
[illegible]	۱۰	ان المعنی المصدر	ان معنی المصدر	″	حاشیہ ۹	لزوم تکیر	لزوم تکرّر
[illegible]	۱۲	لانغیالہ	لاتغایرہ	۶۴	۲	او یحرف	او بحرف
[illegible]	۱۵	توفیقی	توقیفی	۶۷	۶	ثابت	ثابتٌ
[illegible]	حاشیہ سطر ۳	الحقیقة	الحقیقیة	″	۱۱	لترتب	لترتب
۵	حاشیہ سطر	تعدد	تقدم	۶۸	۱	لطلبہ	لطلب
۵	۴	لنبلغ	لمنبیٔ	″	۶	فقید	فقد
[illegible]	۵	سبنی	منبیٔ	″	۱۳	کسیکہ طاب	کسیکہ او طلب
[illegible]	″	الوجود	الوجود	″	۱۴	وترتیش	وترتبش
[illegible]	″	ہو	ہو	″	۲۳	ثبوتش	ثبوتش
[illegible]	۱۵	تقدم رتبتی	تقدم رتبی	۶۹	۸	موجوداً	موجوداً
[illegible]	۱۷	تاخر رتبتی	تاخر رتبی	۷۰	۳	وجوداً فیہ	وجوداً فیہ
[illegible]	۱۹	تقدم رتبتی قوہ	تقدم رتبی قوہ	″	۷	المصداق	المصداق
[illegible]	۲۰	تاخر رتبتی فعل	تاخر رتبی فعل	″	۲	مشلہ	مثلہ
۵	۲۱	رتبتی است	رتبی است	″	حاشیہ ۸	تعارض	متعارض
۵	۱۲	بنخواہد	نمیخواہد	۷۱	۵	متقدماً فی علمہ	متقدم لما فی علمہ بود
[illegible]	حاشیہ	بتقدم	متقدم	۷۲	حاشیہ سطر دوم	(عبارت مکرر بود دوم صحیح ہے)	

Scanned with CamScanner

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۲	حاشیہ نمبر ۲۲	ابوجود	الوجود	۸۳	۷	ممتنع	ممتنع
〃	۹۰ حاشیہ	وقلیل بداہت	وقبل بداہت	〃	۱۰	ماہیتہ	ماہیتہ
۷۳	۵	نواقعۃ	فواقعۃ	۸۴	۱۰	المار	المیار
〃	۸	بدیہیا	بدیہیا	〃	۱۷	حقیقت زانچہ	حقیقت درانچہ
۷۴	۱۴	انکاری	انکاری	〃	۱۸	سوئ او	سوای او
〃	۲۲	یود	بود	۸۵	۹	ثالثا	ثالثا
۷۵	۹	تجدداوبحازا	تجددا مجازا	〃	۱۵	برزخ ورستغاریں	برزخ ورستغاریں
۷۶	۸	اخزی	اخری	〃	〃	ثالث	ثالث
〃	۱۱	اظہر	اظہر	۸۶	۱۰	نہو	نہو
〃	۱۵	بغیر	بغیر	〃	۲۲	غیراست	غیرخوداست
〃	۲۲	صفت	صفت	۸۷	۳	بتواقی	بتوافق
۷۷	۳	من ذکروت علی المایتہ	من ذکروت علی المایتہ	۸۸	۱	بمقابلہ	لمقابلہ
〃	۵	العوم فانی	بعموم فانی	〃	۲۴	آہنارا	آہنا
〃	۱۴	نفس خود	تعین خود	۸۹	۲	تحقیق	تحقیق
۷۸	۱۵	ادانکہ	از انکہ	۹۰	۷	لاالاولی	لاالاولی
〃	۱۶	عواارض	عوارض	〃	۵	علیہ	علیہ
〃	۲۱	بہ فنائیت	فنائیت	〃	۸	قیل	قیل
۷۹	۱۴	دلیلی از	دلیلی است از	〃	۱۱	بالخلاف	بالخلاف
〃	۱۹	فتہ	رفتہ	۹۲	۵	وجہ	وجہو
۸۲	۱۰	حقیقیا	حقیقتا	〃	۲۲	خبر	جنر
〃	〃	الحقیقتین	الحقیقتین	۹۳	۲	لم ینذکر	لم ینذکر
〃	۱۴	اخلاف	خلاف	〃	۶	وازفیکم	وازفیکم
〃	۱۲	درواست	داواست	〃	۱۱	واگروجہ	واگروجہ
〃	۱۸	بانوازس	بانوازش	〃	۱۲	مقصدیگر	مقصدیگرے

ریاض الآثار ص عقائد نظامیہ از مولانا
مولانا صاحب ترجمہ

عقائد نظامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد بجید و ثنائی بعید مر خالق ودود جل شانہ را + و درود نامحدود بر محبوب کونین رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بر آل و اصحاب او اما بعد برگاہ ایں مؤلف بے بضاعۃ محمد فخر الدین کہ تولیدِ صوری و معنوی از رئیس السالکین شیخ المشائخ تاج الواصلین مخفر العاشقین حضرت نظام الدین اورنگ آبادی قدس سرہ العزیز دارد + برائے زیارت قدوۃ العارفین حریق المحبۃ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مخدوم فرید الدین شکر بار مسعود الاجودھنی ایدنی اللہ بلطفہ الخفی والجلی کہ در حق طالبانِ حق کبریتِ احمر است از اورنگ آباد خجستہ بنیاد بحضرت پاک پٹن رسیدہ بہرہ یاب سعادت جناب ہدایت مآب گشت اکثر اعزہ آنحضرت از راہ کرم و عنایت فرمودند کہ عقائد اہل سنۃ و جماعۃ کہ بہیچ قدوہ انام

ترجمہ کتابِ عقائدِ نظامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعریف جس کا پارنہ ہو اور ثنا جسکا شمار نہ ہو خاص خالق ودود جل شانہ کو یعنی پیدا کرنیوالیکو کہ دوست و مہربان ہی اور اسکی بہت بڑی شان ہی۔ اور بیحد درود محبوب کونین یعنی دو نو جہان کے سرا ہی ہو پر اور رسول الثقلین یعنی جن و انسان ہر دو مخلوق کیلیے بھیجے ہو پر کہ نام پاک آپ کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی اور آپکی آل و اصحاب پر ہو جیو۔ اسکے بعد بیان ہے کہ جب یہ مؤلف بیمایہ محمد فخر الدین جنکی ظاہری اور باطنی پیدایش رئیس السالکین شیخ المشائخ تاج الواصلین فخر العاشقین حضرت نظام الدین اورنگ آبادی قدس سرہ العزیز سے ہوئی ہے زیارت کیلیے قدوۃ العارفین حریق المحبۃ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مخدوم فرید الدین شکر بار مسعود اجودھنی کی (خدائے برتر انکے لطف خفی و جلی سے میری مدد کری) کہ زیارت حق کے طلبگاروں کو حق میں کبریت احمر یعنی اکسیر ہے اورنگ آباد خجستہ بنیاد سے درگاہ پاک پٹن میں پہنچکر اُس جناب ہدایت مآب کی سعادت سے بہرہ یاب ہوا اُس آستانہ کے اکثر اعزہ نے کرم و عنایت کی راہ سے فرمایا کہ اہل سنت و جماعت کے عقیدے جو خلق کے پیشوا

امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باشد بقید قلم بعبارت
سہل آرید کہ موجب یاد آوری درجناب فیض انتساب **ش** یعنی حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
ھ شود حال آنکہ استطاعت خود از جہت اختلافِ مسائل اینقدر نمی یافتم و طاقت عدم قبول
سوال ایشاں نیز نمیداشتم لہٰذا دست بدامن ملکی سمات قدسی صفات ہادی الخلق
الیٰ صراط المستقیم مرشد الانام فی مناہیج الدین القویم **ش** امام اعظم رحمہ
اللہ تعالیٰ **ھ** بواسطۂ فقہ اکبر کہ تالیف امام اکبر است رضی اللہ
تعالیٰ عنہٗ در زدم و بعبارت آسان بیان نمودم و ہر مسئلہ را معنونٌ **ش**
اے پیش گرفتہ **ھ** بعقیدہ ساختم تا عوام و خواص از کلامِ امامِ انام کہ بنائے
اہلِ سنۃ و جماعۃ حنفی است بہرہ یاب گشتہ ایں ہیچمدان را بدعای تبعیت اہل
سنۃ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم و خیریت خاتمہ افتخار بخشند
توقع کہ اگر سہوے یا نسیانے بنظر آید بمقتضائے **العفو عند کرام
الناس مامولٌ** بخشند و اصلاح فرمایند +

ترجمہ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طریق پر ہو ویں آسان عبارت
میں تحریر کردیں کہ اس جناب فیض انتساب یعنی حضرت بابا فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ میں
یاد آوری کا موجب رہے + حالانکہ مسائل کے اختلاف کے سبب اسقدر اپنی استطاعت نہیں پاتا
تھا اور نہ ان کے سوال کو نہ مان کر رد کرنے کی طاقت رکھتا تھا۔ اسلیے فرشتہ عادات قدسی صفات۔
مخلوق کو سیدھی راہ چلانے والے۔ دین مضبوط کے راستوں میں لوگوں کے ارشاد کرنے والے حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ کے دامن میں بذریعہ فقہ اکبر کے جو امام اکبر رضی اللہ عنہ کی تالیف و جمع کی
ہوئی ہے ہاتھ ارا + اور آسان عبارت میں اس کو بیان کیا + اور ہر مسئلہ کا شروع
لفظ عقیدہ سے کیا تاکہ عام و خاص امام انام کے کلام سے جو اہل سنت و جماعت حنفی
کی بنا اور اصل ہیں بہرہ یاب ہو کر اس ناچیز کو پیروی سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
و علی آلہ وسلم کی اور خیریت خاتمہ کی دعا کرکے افتخار بخشیں۔ اُمید کہ اگر کوئی سہو یا نسیان نظر میں آجاوے
تو موافق حکم العفو عند کرام الناس مامولٌ یعنی بزرگ لوگوں کے نزدیک معافی کی امید ہی معاف فرما کر درست کردیں۔

عقیدہ ۱ - اصل توحید و ما یصح الاعتقاد بہ ترجمہ چیز یکہ صحت
می یابد اعتقاد بآن ہ این است کہ زبان را موافق دل ساختہ بگوید کہ ایمان آوردم
بتوحید حق تعالیٰ در ذات و تفرید در صفات و بملائکہ کہ بندہ ہائے حق تعالیٰ اند و
مبرا اند از ذنوب و معاصی و منزہ اند از ذکورت و انوثت و بکتابہائے حق تعالیٰ
مثل توریت و انجیل و زبور و فرقان وغیرہا بلا تعیین عدد و بجمیع انبیا و رسل و برندگی
بعد موت و بآمدن قیامت و بتقدیر خیر و شر از اللہ تعالیٰ یعنی تقرر جمیع مخلوقات
بمرتبہ کہ یافتہ می شود ش ضمیر عاید بسوئے مرتبہ م از حسن و قبح و نفع و ضرر
ش انہیہ بیان مرتبہ بصلہ از بیانیہ م بقید زمان و مکان - عقیدہ حساب
افعال و ترازوئے اعمال و بہشت و دوزخ و صراط و حوض حق است -
عقیدہ حق تعالیٰ واحد است ش نہ بطریق عدد کہ توہم شود بعد
او دیگر م یعنی کسے او را شریک نیست نہ در ذات و نہ در صفات + عقیدہ
و مشابہ نیست او را کسی از مخلوقات قال نعیم ابن حماد من شبہ اللہ بشی من خلقہ

ترجمہ - عقیدہ توحید کی اصل اور جس سے اعتقاد صحیح ہوتا ہے یہ ہے کہ زبان کو دل کے موافق کرکے
یوں کہے کہ میں ایمان لایا حق تعالیٰ کو ذات میں ایک جاننے پر اور صفات میں یکتا سمجھنے پر - اور میں ایمان لایا فرشتوں
پر کہ وہ حق تعالیٰ کے بندے ہیں - اور گناہوں اور نافرمانیوں سے بری ہیں - اور مرد اور عورت ہونے سے پاک ہیں اور میں
ایمان لایا حق تعالیٰ کی کتابوں پر جیسے توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن مجید وغیرہ جنکا شمار مقرر نہیں
اور میں ایمان لایا تمام نبیوں اور رسولوں پر - اور میں ایمان لایا مرنیکے بعد زندہ ہونے پر - اور میں ایمان
لایا قیامت پر - اور میں ایمان لایا خدائے تعالیٰ کی طرف سے نیکی اور بدی کے اندازہ کردینے پر
یعنی تمام مخلوقات کا ایسے مرتبہ میں ٹھہرانا جس میں زمان و مکان کی قید کے ساتھ بھلائی اور برائی اور
نفع اور نقصان پایا جاتا ہے - عقیدہ فعلوں کا حساب اور عملوں کی ترازو اور بہشت اور
دوزخ اور پل صراط اور حوض کوثر حق ہے عقیدہ حق تعالیٰ ایک ہے نہ ایسا کہ گنتی کی طرح
ایک کے بعد دوسرے کا وہم پیدا ہو یعنی کوئی اس کا شریک نہیں ہے نہ ذات میں اور نہ صفات میں
عقیدہ اس کا مخلوق سے کوئی مشابہ نہیں ہے کہ کہا ہے نعیم ابن حماد نے جسنے خدا تعالیٰ کو
اسکی مخلوق سے کسی کے ساتھ مشابہ کیا یا تشبیہ دی کسی چیز کے ساتھ اس کی مخلوق میں سے

فقد کفر۔ **ترجمہ** گفت نعیم پسرِ حماد ہر کہ مانند کرد اللہ تعالیٰ را بچیزے
از خلق او پس تحقیق کفر کرد **عقیدہ ۵** ہمیشہ بود در ماضی و ہمیشہ بود در باقی
باسماءِ خود و صفاتِ ذاتی و فعلی خود۔ صفات ذاتی او ہفت اند حیات
و قدرت و علم و کلام و سمع و بصر و ارادت۔ و صفات فعلی او تخلیق
و ترزیق و انشاء و ابداع و صنع و غیر آں۔ **عقیدہ ٦** اسماء و صفاتِ
حق تعالیٰ بتمامہا ازلی اند کہ نیست آنہا را ابدایت و ابدی اند کہ نیست
آنہا را نہایت۔ **عقیدہ ٧** اللہ تعالیٰ عالِم است بصفۃ علمِ ازلیٔ خود
و قادر است بقدرتِ خود کہ صفۃ ازلی اوست و متکلم است بکلام نفسیٔ
خود کہ صفتِ اواست در ازل۔ و خالق است بتخلیقِ خود و فاعل است
بفعلِ خود کہ صفت اواست در ازل۔ **عقیدہ ٨** مفعول مخلوق است
و حادث و فعل اللہ تعالیٰ غیر مخلوق است و قدیم۔

ترجمہ تو یقینی اُس نے کفر کیا **عقیدہ ۵** ہمیشہ تھا وہ گذری ہوے زمانہ میں اور ہمیشہ رہیگا باقی
میں بھی اپنے ناموں کے ساتھ اور اپنی ذاتی اور فعلی صفتوں کے ساتھ۔ اور اسکی ذاتی صفتیں سات
ہیں یعنی صفتِ حیات کہ زندگی ہے۔ اور صفت قدرت یعنی قادر ہونا۔ اور صفت علم یعنی جاننا۔
اور صفت کلام یعنی بولنا۔ اور صفت سمع یعنی سُننا۔ اور صفت بصر یعنی دیکھنا۔ اور صفت ارادت یعنی
قصد و ارادہ کرنا۔ اور اسکی فعلی صفتیں تخلیق یعنی پیدا کرنا۔ اور ترزیق یعنی رزق دینا۔ اور انشا یعنی
مادہ سے بنانا۔ اور ابداع یعنی بغیر مادہ بنانا۔ اور صنع یعنی کاریگری۔ اور اسکے سوائے۔ **عقیدہ ٦**
خدا تعالی کے نام اور صفتیں سبکی سب ازلی یعنی ہمیشہ کی ہیں جنکی ابتدا نہیں۔ اور ابدی یعنی ہمیشہ تک ہیں جنکی
انتہا نہیں ہے **عقیدہ ٧** خدائے برتر عالم یعنی جانتا ہے اپنی صفت علم سے جو ازلی ہے۔ اور قادر یعنی صاحب
قدرت ہے اپنی صفت قدرت سے جو ازلی ہے۔ اور متکلم ہے یعنی کلام کرتا ہے اپنے کلام نفسی سے جو اُسکے نفس کی صفت ہے ہمیشہ سے
کہ اُسکے کلام کرنیکی ابتدا نہیں اور خالق یعنی پیدا کرنیوالا ہے اپنی تخلیق یعنی پیدا کرنیکی صفت سے۔ اور فاعل ہے یعنی کرنیوالا ہے
اپنے فعل سے کہ اُسکی صفت ہے جو ہمیشہ سے ہے۔ یہ سب اسکی صفتیں ازلی ہیں لہذا وہ ہمیشہ سے عالم قادر خالق فاعل
وغیرہ ہے۔ **عقیدہ ٨** مفعول مخلوق ہے اور حادث ہے یعنی جسکو خدا تعالی فاعل حقیقی نے کیا وہ عدم سے وجود میں
آکر مفعول بنا پس ضرور ہے کہ خدا تعالی کے فعل سے وہ پیدا ہو کر مخلوق ہوا اور پہلے نہ تھا پھر وجود میں آیا لہذا حادث

عقیدہ ۷ - صفاتِ حق تعالیٰ ازلی اند غیر حادث و نہ مخلوق ✦ پس ہر کہ گفت صفات حق تعالیٰ مخلوق اند یا حادث یا توقف کرد یا شک کرد دریں مسئلہ برابر ست کہ طرفین او ستوی باشند یا ترجیح دہد یک طرف را پس کافر است

عقیدہ ۸ - قرآن مجید ش دریجا از قرآن مجید کلام نفسی مراد است از شرح فقہ اکبر ملا علی م کہ شان او از ہمہ بزرگ است در مصاحف مکتوب است بدستہا بواسطۂ نقوشِ حروف و اشکالِ کلمات و در دلہا محفوظ است نزدیک تصورِ مغیبات ش آنچہ غائب باشند ۔ شاید کہ ایں لفظ معینات باشد م بالفاظِ متخیلات و بر زبانہا مقرو است از حروفِ ملفوظ کہ مسموع می شود و بر نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم منزل است بواسطۂ حروفِ مفردات و مرکبات در حالات مختلفات ۔ عقیدہ ۹ ۔ تلفظِ ما بقرآن مجید مخلوق است و کتابتہائی ما قرآن مجید را و خواندنہائے ش شاید کہ بجائی لفظ خواندنہا لفظ حفظ باشد از شرح فقہ اکبر ملا علی م ما قرآن شریف را مخلوق است

ترجمہ ✦ عقیدہ ۷ حق تعالیٰ کی صفتیں سب ازلی ہیں ۔ حادث اور مخلوق نہیں ہیں تو جس نے کہا کہ حق تعالیٰ کی صفتیں مخلوق ہیں یا حادث ہیں یا اس مسئلہ میں توقف کیا یا شک کیا خواہ حالت شک میں اسکی شک کی دونوں طرفیں برابر ہوں ہاں اور نہیں کہنے میں یا شک کی ایکطرف کو ترجیح دیتا ہو حادث کے ہاں یا نہیں کہنے میں تو وہ کافر ہے ۔ عقیدہ ۸ ۔ قرآن مجید کہ اس سے مراد یہاں کلام نفسی خدا تعالیٰ ہی جیسا شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے ۔ اسکی شان سب سے بڑی ہے ۔ کتابوں میں ہاتھوں سے لکھا گیا ہو نقوش حروف کے واسطہ سے کلموں کی صورتوں میں ۔ اور دلوں میں حفظ کیا گیا ہے غائب چیزوں کا تصور کر کے یا معین دار کا تصور کر کے خیالی لفظوں میں ۔ اور زبانوں پر پڑھا جاتا ہے انھیں خیالی لفظوں کے حروف کے ذریعے کہ سننے میں آتا ہے ۔ اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ وسلم پر مختلف حالتوں اور وقتوں میں مفرد اور مرکب حرفوں کے وسیلے سے اُتارا گیا ہے اور نازل ہوا ہے عقیدہ ۹ ۔ ہمارا تلفظ یعنی لفظ کر کے بولنا قرآن مجید کو مخلوق ہے اور ہمارا لکھنا قرآن مجید کو ۔ اور ہمارا پڑھنا یا حفظ کرنا جیسا شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے قرآن شریف کو مخلوق ہے ۔

از جہت آنکہ گفتن و نوشتن و خواندن از جملہ افعالِ عباد است وفعلِ مخلوق مخلوق است۔ عقیدہ ۱۲ قرآن مجید یعنی کلام نفسی ہم غیر مخلوق است و نیست کہ حلول کند در مصاحف و غیر مصاحف بکتابت یا باشارت عقیدہ ۱۳۔ چیزیکہ ذکر کرد اللہ تعالیٰ در قرآن مجید از اخبار و آثار حضرت موسیٰ و جمیع انبیاء صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیٰ نبینا و علیہم السلام و از فرعون و ابلیس بتمامہ کلامِ اللہ تعالیٰ قدیم و غیر مخلوق است۔
عقیدہ ۱۴۔ کلامِ موسیٰ وَلَوْ کَانَ مَعَ رَبِّہٖ و کلام سائر انبیاء و مرسلین و فرشتہائے مقربین مخلوق است و حادث عقیدہ ۱۵۔ قرآن مجید کلام حقتعالیٰ است از روی حقیقۃ نہ از روی مجاز پس قدیم است مانند ذات حق تعالیٰ و شنید موسیٰ کلام اللہ تعالیٰ را قَالَ اللہُ تَعَالیٰ کَلَّمَ اللہُ مُوْسیٰ تَکْلِیْمًا ترجمہ کلام کرد اللہ تعالیٰ موسیٰ را کلام کردن۔

ترجمہ اسلیے کہ کہنا اور لکھنا اور پڑھنا یہ سب بندوں کے افعال ہیں اور مخلوق کا فعل مخلوق ہے عقیدہ ۱۲۔ قرآن مجید یعنی کلام نفسی خدائتعالیٰ کا غیر مخلوق ہے اور ایسا نہیں ہے کہ مصحفوں یعنی کتابوں میں اور غیر مصحفوں یعنی دلوں میں یا زبانوں پر حلول کر جاوے یعنی سما جاوے خواہ لکھ کر ہو یا اشارہ سے ہو۔ عقیدہ ۱۳۔ جو کچھ خدائتعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا خبروں کی نسبت اور حضرت موسیٰ اور تمام انبیا صلوٰۃ اللہ علی نبینا و علیہم السلام کے آثار کی نسبت اور فرعون اور ابلیس کی نسبت وہ سارا کا سارا خدائتعالیٰ کا کلام قدیم اور غیر مخلوق ہے۔ عقیدہ ۱۴۔ کلام موسیٰ علیہ السلام کا اگرچہ اپنے رب کے ساتھ تھا اور کلام تمام نبیوں اور رسولوں کا اور اُن فرشتوں کا جو خدائتعالیٰ کے مقرب ہیں مخلوق اور حادث ہے۔ عقیدہ ۱۵ قرآن مجید حقیقت میں حق تعالیٰ کا کلام ہے نہ مجازی طور پر پس قدیم ہے حق تعالیٰ کی ذات کی طرح۔ اور سنا ہے موسیٰ علیہ السلام نے خدائتعالیٰ کے کلام کو جیسا فرمایا خدائے تعالیٰ نے کَلَّمَ اللہُ الخ یعنی خدائے تعالیٰ نے کلام کیا موسیٰ سے کلام کرنا۔

Scanned with CamScanner

عقیدہ [۱۶] - تحقیق بود اللہ تعالیٰ متکلم در ازل و نہ بود کلام با موسیٰ بل اصل موسیٰ - عقیدہ [۱۷] تحقیق بود اللہ تعالیٰ خالق در ازل پیش از پیدا کردنِ خلق عقیدہ [۱۸] - ہرگاہ کلام کرد اللہ تعالیٰ با موسیٰ کلام کرد اللہ تعالیٰ موسیٰ را بکلام قدیم خود کہ حق تعالیٰ را قبل از خلقت موسیٰ بود - عقیدہ [۱۹] - صفاتِ حقتعالےٰ بتمامہا واقع اند بخلاف صفاتِ مخلوقین کہ صفات ایشاں بہیچ وجہ مشابہ آنجناب منزّہ نیستند اگرچہ اشتراک اسمی واقع است - عقیدہ [۲۰] - اللہ تعالیٰ میداند حقائقِ اشیاء را و کلیاتِ اشیاء را و جزئیات اشیاء را و ظاہرِ اشیاء را و باطنِ اشیاء را بعلم ذاتی کہ ازلی است و ابدی است نہ مانند علم ما زیرا کہ ما میدانیم اشیاء را باٰلات و تصوّر صور تہائے کہ در ذہنہا موافق فہمائے ما حاصل آید -

عقیدہ [۲۱] قادر است اللہ تعالیٰ نہ مانند قدرتِ ما زیرا کہ قدرت او قدیم است بدون آلات و بدون مشارکت و ما مخلوقان قادر نیستیم مگر بر بعضی اشیاء آنہم باٰلات و مددگار -

ترجمہ - عقیدہ [۱۶] - بیشک خدا تعالیٰ متکلم تھا ازل میں اور یہ کلام موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نہ تھا بلکہ اصل موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا - عقیدہ [۱۷] بیشک خدا تعالیٰ خالق تھا ازل میں مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے عقیدہ [۱۸] جب خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تو اپنے کلام قدیم کے ساتھ خدا تعالیٰ نے کلام کیا کہ وہ کلام قدیم حقتعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام کی خلقت سے پہلے کا تھا - عقیدہ [۱۹] - حقتعالیٰ کی ساری صفتیں مخلوقات کی صفتوں کے برخلاف واقع ہوئی ہیں کہ ان کی صفتیں کسی وجہ میں اُس جناب پاک کے مشابہ نہیں ہیں اگرچہ اسمی یعنی فقط نام کا اشتراک واقع ہے عقیدہ [۲۰] خدا تعالیٰ جانتا ہے چیزوں کی حقیقتوں کو اور انکی کلیات کو اور ان کی جزئیات کو اور انکے ظاہر کو اور انکے باطن کو علم ذاتی سے جو ازلی اور ابدی ہے نہ ہمارے جاننے کی مانند کیونکہ ہم چیزوں کو جانتے ہیں اپنے حواس کے آلوں سے اور صورتوں کے تصور کرنے سے جو موافق ہمارے فہموں کے ذہنوں میں آتی ہیں - عقیدہ [۲۱] خدائے تعالیٰ قادر ہے نہ ہماری قدرت کی طرح کیونکہ اُسکی قدرت قدیم ہے بدون آلوں کے اور بدون مشارکت کے کہ اُسکو ان کی احتیاج نہیں - بخلاف اسکے کہ ہم مخلوق قادر نہیں ہیں مگر بعض چیزوں پر وہ بھی آلوں کے وسیلے سے اور مددگاروں کی مدد سے ✚

عقیدہ [۲۲] - می بیند اللہ تعالیٰ نہ مانند دیدنِ ما و می شنود نہ مانند شنیدنِ ما زیراکہ ما می بینیم اشکالہا و رنگہائے مختلفہ را و می شنویم آواز کلمات مؤتلفہ را بآلاتے کہ پیدا کردہ شدہ است در اعضائی مرکّب و حقتعالی می بیند اشکال و الوان و صُوَر مختلفہ را بنظر اصلی خود۔ و می شنود آوازہا را و کلمات مفردات و مرکبات را بسمعِ خود کہ صفتِ ازلی اوست بدون آلات و بے مشارکت دیگری از کائنات اگرچہ مرئی و مسموع از حادث است **عقیدہ** [۲۳] میگوید حقتعالے نہ مانند کلامِ ما زیراکہ ما کلام میکنیم از حلق و زبان و لب و دندان و حروف۔ و اللہ تعالیٰ کلام میکند بدون واسطۂ آلات و حروف از کمال ذات و صفات خود۔ **عقیدہ** [۲۴] - حروف مخلوق است مانند آلات و کلام اللہ تعالیٰ نامخلوق است و قدیم است باذات - **عقیدہ** [۲۵] - اللہ تعالیٰ و تبارک شے است یعنی موجود است بذات و صفات و نیست مثلِ اشیار مخلوقہ از روئے ذات و صفات و معنی بودنِ حق تعالیٰ شے نہ مانند اشیار است۔

ترجمہ - عقیدہ [۲۲] - خدا تعالیٰ دیکھتا ہے نہ ہمارے دیکھنے کی مانند اور سنتا ہے نہ ہمارے سننے کی مانند کیونکہ ہم دیکھتے ہیں شکلوں اور مختلف رنگونکو۔ اور ہم سنتے ہیں جڑے ہوئے کلموں والی آواز کو آلوں سے جو اعضائے مرکب یعنی کان آنکھ منہ میں پیدا کیے گئے ہیں۔ اور حقتعالیٰ دیکھتا ہے شکلوں اور رنگوں اور مختلف صور تونکو اپنی اصلی اور دائمی نظر سے۔ اور سنتا ہے آوازوں کو اور مفرد اور مرکب کلموں کو اپنی سماعت سے کہ انکی ازلی صفت ہے بغیر آلوں کے اور کائنات و مخلوقات میں بغیر کسی مشارکت کے اگرچہ دیکھی ہوئی اور سنی ہوئی اشیار حادث مخلوق میں سے ہیں۔ **عقیدہ** [۲۳] - حق تعالیٰ کہتا ہے نہ ہمارے کلام کی مانند کیونکہ ہم کلام کرتے ہیں حلق اور زبان اور ہونٹ اور دانت اور حروف سے۔ اور خدائے تعالیٰ کلام کرتا ہے بغیر وسیلہ آلوں کے اور حروف کے اپنی ذات اور صفات کے کمال سے۔

عقیدہ [۲۴] - حروف مخلوق ہیں آلوں کی طرح اور خدا تعالیٰ کا کلام مخلوق نہیں ہے بلکہ قدیم ہے ذات کے ساتھ یعنی ذاتی صفت ہے کہ مع ذات قدیم ہے۔ **عقیدہ** [۲۵] - خدائے برتر اللہ صاحب برکت شے ہے یعنی موجود ہے ذات و صفات کے ساتھ۔ اور مخلوقہ چیزوں کے مانند نہیں ہے ذات و صفات کی روسے بلکہ معنی حقتعالیٰ کے شے ہونیکے اشیار کی مانند نہیں ہیں۔

اثبات وجود ذات حق تعالیٰ بغیر جسم و بغیر عرض و جوہر است چنانچہ اشیاء صاحب جسم اند و عرض اند و جوہر۔ و حق تعالیٰ از ہمہ منزہ است وَلَا شَرِیْکَ لَہٗ در ذات و در جمیع صفات۔ **عقیدہ** ۲۶ نیست حد و نہایت حقتعالیٰ را و نیست ضد و منازع و ممانع در بدایت نہ در نہایت و نیست شبیہ مر حقتعالیٰ را۔ **عقیدہ** ۲۷ حق تعالیٰ را ید است و وجہ است و نفس است چنانچہ لائق ذات او است مِمَّا ذَکَرَ اللّٰہُ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ ذِکْرِ الْوَجْہِ کقولہ تعالیٰ کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔ وَالْیَدِ کقولہ تعالیٰ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ وَالنَّفْسِ کقولہ تعالیٰ حکایتاً عن عیسیٰ علیہ السلام تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ وَلَہٗ صفاتٌ بلا کیف **ترجمہ** از آنچہ ذکر کرد اللہ تعالیٰ در قرآن از ذکر وجہ یعنی رو مثل فرمودن او تعالیٰ ہر چیز فانی شوندہ است مگر روئے او۔ و از ذکر ید یعنی دست مثل فرمودنِ او تعالیٰ دست خدا بر دستہائے شان است۔ و از ذکر نفس مثل فرمودنِ او تعالیٰ حکایتاً از حضرت عیسیٰ علیہ السلام میدانی آنچہ در نفس من است

ترجمہ ذات حق تعالیٰ کی وجود ہستی کا اثبات بغیر جسم اور بغیر عرض اور جوہر کے ہے جیسا اشیاء صاحب جسم اور عرض اور جوہر ہیں۔ اور حقتعالیٰ ان سب سے پاک ہے۔ اسکا ذات میں اور تمام صفات میں کوئی شریک نہیں ہے۔ **عقیدہ** ۲۶ حق تعالیٰ کی حد اور انتہا نہیں ہے۔ اور ضد اور منازع یعنی کوئی جھگڑنے والا اور ممانع یعنی کوئی منع کرنیوالا اسکا نہیں نہ ابتدا میں نہ انتہا میں۔ اور نہ حقتعالیٰ کے لیے شبیہ و شکل ہے۔ **عقیدہ** ۲۷۔ حق تعالیٰ کے ید اور وجہ اور نفس مبارک ہے جیسا اسکی ذات کے لائق ہے بس سبب سے کہ خدائے برتر نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے وجہ یعنی منہ کی نسبت یہ ذکر چنانچہ اس کا قول ہے کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ الخ یعنی ہر شے ہلاک ہونے والی ہے مگر روئے مبارک اس کا۔ اور ید یعنی ہاتھ کی نسبت یہ ذکر جیسا اس کا قول ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ یعنی خدا کا ہاتھ انکے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ اور نفس کی نسبت یہ ذکر جیسا خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ عیسیٰ علیہ السلام کی بابت بطور حکایت ہے تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ الخ یعنی تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے

ونمیدانم آنچہ در نفسِ تست ۔ وبرائے او تعالیٰ صفات بیچگون ہستند یعنی کیفیاتِ صفات غیر معلوم اند۔ **عقیدہ**[۲۸] ۔ نباید گفت در مقامِ تاویل چنانچہ بعض خلف کہ مخالفِ سلف اند میگویند کہ عبارت از ید قدرت است یا نعمت حق است زیراکہ در تاویل ابطال صفۃِ حق است وآں قول اہلِ قدر واہلِ اعتزال است ولیکن یدِ حق صفتِ حق است بلاکیف کہ ما نمی شناسیم کیفیتِ ید او را کہ صفۃِ او است چنانچہ عاجزیم در معرفۃ کنہ بقیہ صفات او فضلاً عن معرفۃ ذاتہٖ **عقیدہ**[۲۹] غضب حق تعالیٰ و رضائے او دو صفۃ اند از صفاتِ او لیکن بلاکیف **عقیدہ**[۳۰] ۔ پیدا کرد حق تعالیٰ اشیاء را بغیر مادہ کہ سابق باشد بر مخلوقات چنانچہ اللہ تعالیٰ در قرآن مجید فرمودہ است **خَالِقُ کُلِّ شَیْئٍ**
ترجمہ پیدا کنندۂ ہر چیز است ×

ترجمہ اور جو تیرے جی میں ہے وہ میں نہیں جانتا۔ اور خدا تعالیٰ کی صفتیں بلاکیف ہیں یعنی بدون اسکے کہ کیونکر اور کیسی ہیں اسلیے کہ کیفیاتِ صفات معلوم نہیں ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں کیونکہ محدود بحد کو حد میں نہیں لاسکتا اور بغیر احاطہ کیے کیفیت وحقیقت نہیں جانی جا سکتی پس ازلی وابدی صفات کی کیفیات اُن کے قدیم ودائم ہونے کے سبب کوئی مخلوق حادث جو حد میں محدود ہے نہیں جان سکتا ناچار اسکے بلاکیف ہونے پر ایمان واعتقاد لائے گا۔ **عقیدہ**[۲۸] ۔ مذکورہ بالا صفات والفاظ کی تاویل کرکے یوں نہ کہنا چاہیے جیسا پچھلے جو اگلوں کے مخالف ہیں کہتے ہیں کہ ید سے مراد قدرت ہے یا نعمت حق ہے اسلیے کہ تاویل کیے صورت میں صفت حق کا باطل کرنا ہے حالانکہ مثل صفت قدرت یہ بھی ایک صفت حق ہے۔ اور یہ قول اہل قدریہ اور معتزلہ کا ہے۔ اور نہ ہم اسکو مثل مخلوق کے ہاتھ کے جانتے ہیں و لیکن یدِ حق صفت حق ہے بلاکیف کہ ہم اُس ید کی کیفیت کو جو خدا کی صفت ہے نہیں پہچانتے ہیں جیسا اسکی باقی صفات کی کنہ اور حقیقہ کی معرفت میں ہم عاجز ہیں بلکہ اس سے بڑھکر اسی طرح ذات کی معرفت سے بھی ہم عاجز ہیں لہذا اسکو بلاکیف ایک صفت حق جانتے ہیں۔ **عقیدہ**[۲۹] حق تعالیٰ کا غضب اور اسکی رضا یہ بھی اسکی صفات ہیں سے دو صفتیں ہیں لیکن بلاکیف۔ **عقیدہ**[۳۰] حق تعالیٰ نے اشیاء کو پیدا کیا بغیر مادہ کے کہ مخلوقات پر پہلے کہ ہو وے یعنی اشیاء کو پیدا کرنے سے پہلے کوئی مادہ نہ تھا جس سے مخلوق کو بنایا بلکہ بغیر مادہ کے اشیاء کو پیدا کیا جیسا خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے **خَالِقُ کُلِّ شَیْئٍ** یعنی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

حالانکہ خلقتِ بعض اشیاء از مواد منافی عقیدۂ سابق نیست زیراکہ اصل مواد از مخلوق غیر موجود است۔ عقیدہ ۳۱ - بود اللہ تعالیٰ عالم در ازل باشیاء قبل وجودِ اشیاء دراں حال کہ مقدر کردہ است اشیاء را موافق ارادہ خود وحکم کردہ مطابق علم خود دراشیاء پس علم اللہ تعالیٰ قدیم است وبعض متعلقاتِ آں علم حادث است چنانچہ نص صریح دال اوست وَلَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ ترجمہ پوشیدہ نگردد ازو برابر ذرہ در آسمانہا ونہ در زمین ونیست خورد تر ازاں ونہ بزرگتر ازاں مگر آنکہ مکتوب است در کتاب روشن یعنی لوح محفوظ خلاصہ از تفسیر حسینی۔ عقیدہ ۳۲ نباشد در دنیا ونہ در آخرت ہیچ موجودے حادث در جمیع احوال مگر بمشیتِ او وعلمِ او وقضاء او یعنی حکم او وقدرِ او یعنی بمقدارِ تقدیرِ او وکتابتِ او در لوحِ محفوظ کہ بوصف است شی اے بوصفِ موجودِ حادث نہ بحکم یعنی نوشتہ است حقتعالیٰ در جمیع اشیاء

ترجمہ تو اس کلیہ میں مادہ بھی داخل ہے اور مادہ کا خالق بھی وہی ہے پس ابتدا ہر چیز کی بے مادہ ہے۔ حالانکہ پیدائش بعض چیزوں کی بعض مادوں سے پہلے عقیدہ کی نفی نہیں کرتی کیونکہ اصل مواد مخلوق کا غیر موجود ہے۔ عقیدہ ۳۱ خدا تعالیٰ جانتا تھا اشیاء کو ازل میں اشیاء کے وجود کے پہلے اس حال میں کہ مقدر کیا ہے اشیاء کو اپنے ارادہ کے موافق اور حکم کیا مطابق اپنے علم کے اشیاء میں۔ پس علم خدا تعالیٰ کا قدیم ہے اور اس علم کے بعض متعلقات حادث ہیں جیسا نص صریح اسکی دال ہے کہ سورۂ سبا میں ہے وَلَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ الخ یعنی اور اس سے چھپا نہیں رہتا کچھ ذرہ برابر آسمانوں میں اور نہ زمین میں اور نہیں ہے اس سے خورد تر اور نہ اس سے بزرگتر مگر یہ کہ لکھا ہوا ہے کتاب روشن میں یعنی لوح محفوظ میں۔ یہ خلاصہ ہے تفسیر حسینی کا۔ عقیدہ ۳۲ نہیں رہتا ہے یا ہوتا ہے دنیا میں اور نہ آخرت میں کوئی موجود حادث تمام احوال میں مگر اس کی مشیت اور اس کے علم اور اس کی قضا سے یعنی اسکے حکم سے۔ اور اسکے قدر سے کہ موافق مقدار اسکے اندازہ کرنے کے ہے۔ اور اس کے لکھ دینے کے ہے لوح محفوظ میں جو موافق وصف موجود حادث کے ہے۔ نہ موافق حکم کے۔ یعنی حق تعالیٰ نے ساری اشیاء کے حال میں یہ بات لکھ رکھی ہے کہ

باینکہ خواہد شد چنیں وچنیں موافق قضاء نہ بر وجہ امر زیرا کہ اگر می کرد امر ہماں وقت بوجود می آمد۔ وقضاء وقدر یعنی حکم اجمالی وتفصیلی اوست۔ ومشیتہ ارادۂ حق تعالیٰ کہ متعلق بآں است **ش** یعنی موجودات حادث **ھ** صفتِ حق تعالیٰ است در ازل بلا کیف **عقیدہ ۳۳** میداند حق تعالیٰ معدوم را در حالتِ عدمِ آں معدوم ومیداند کہ آں معدوم وقت موجود شدن بکدام حال پیدا خواہد شد۔ **عقیدہ ۳۴** میداند اللہ تعالیٰ موجود را در حالتِ وجودِ او ومیداند کہ بکدام نہج خواہد بود فناءِ او۔ **عقیدہ ۳۵** میداند حق تعالیٰ قائم را در حالتِ قیامِ او پس ہرگاہ می نشیند قائم میداند حق تعالیٰ اورا قاعد در حالِ نشستنِ او از غیر تغیر شدنِ علم او در ازل یعنی علمِ حق تعالیٰ از نشستن وبرخاستن وحیات وممات وصلوٰۃ وصوم وسائر مقامِ موجود تغیر نمی یابد بایں نہج کہ در ازل نبودہ باشد حالا حادث شدہ باشد بایں قسم **ش** یعنی بایں قسم اختلاف احوال مذکورہ بالا **ھ** ولیکن تغیر واختلاف احوال از قیام وقعود

ترجمہ کہ اس طرح اور اس طرح قضا کے موافق ہوگا نہ امر کی وجہ پر کیونکہ اگر امر کرتا تو اسی وقت وجود میں آجاتا۔ اور قضا اور قدر اُسکے حکم میں اجمالی اور تفصیلی اور مشیت کہ حقتعالیٰ کا ارادہ جو موجود حادث کو متعلق ہے یہ صفت حقتعالیٰ کی ہے ازلی بلا کیف **عقیدہ ۳۳** حقتعالیٰ جانتا ہے معدوم کو اُس معدوم کے نہ ہونیکی حالت میں اور جانتا ہے کہ وہ معدوم موجود ہونیکے وقت کس حال میں پیدا ہوگا **عقیدہ ۳۴** خدا تعالیٰ جانتا ہے موجود کو اُسکے ہونیکی حالت میں اور جانتا ہے کہ کس طریق سے فنا ہوگا۔

عقیدہ ۳۵ حق تعالیٰ جانتا ہے قائم کو اُس کے کھڑے ہونے کی حالت میں پھر جب بیٹھتا ہے وہ قائم تو حق تعالیٰ اُسکو قاعد جانتا ہے اُس کے بیٹھنے کی حالت میں بغیر تغیر ہونے اُس کے علم کے ازل میں یعنی علم ازلی حق تعالیٰ کا موجود کے بیٹھنے اور اُٹھنے اور زندہ ہونے اور مرنے اور نماز اور روزہ سے اور اسکی ساری جگہ سے تغیر نہیں پاتا ہے اس طرح کہ ازل میں تو نہ ہوا ہووے اب احوال مذکورۂ بالا کے اس قسم کے اختلاف کے سبب حادث ہوا ہوے۔ اور لیکن تغیر اور اختلاف احوال کا بسبب قیام اور قعود

و امثالِ آں از افعال پیدا می شود در مخلوقین ✦ **عقیدہ** [۳۶] - پیدا کرد حق تعالیٰ خلق را سادہ از آثار کفر و انوار ایمان باینکہ گردانید ایشان را قابل اینکہ از ایشاں عصیان و احسان **ش** عبادت بحضور دل **م** واقع شود بعد ازاں خطاب کرد حق تعالیٰ ایشاں را در وقت تکلیف **ش** اینوقت در شرع بلوغ است کہ تقدیر کردند ش علماء بہ پانزدہ [۱۵] سال **م** بعبادت و امر کرد ایشان را بایمان و طاعت و منع کرد ایشاں را از کفر و معصیۃ پس ہر کہ کفر کرد کفر کرد بہ فعلِ خود و اختیارِ خود و انکارِ خود و اصرارِ خود بر جہل و استکبارِ خود بخذلانِ اللہ تعالیٰ یعنی بترک نصرت اللہ تعالیٰ اورا و ہر کہ ایمان آورد بفعل خود و انقیادِ خود و اقرار بزبانِ خود و تصدیق بجَنان **س** بفتح جیم بمعنی دل **م** خود موافق امر اللہ تعالیٰ از توفیق اللہ تعالیٰ آنرا و یاری اللہ تعالیٰ اورا بمقتضائے فضلِ خود کما قال اللہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ ہر آئینہ صاحب فضل است بر آدمیان ✦

ترجمہ اور اسکے جیسے افعال کے مخلوقات میں پیدا ہوتا ہے۔ **عقیدہ** [۳۶] پیدا کیا حق تعالیٰ نے خلق کو سادہ آثارِ کفر اور انوارِ ایمان سے یعنی بے رنگ کفر و ایمان اسطرح کہ انکو قابل اسکے بنا دیا کہ انسے عصیان اور احسان واقع ہووے یعنی نافرمانی اور عبادت جو حضور دل سے ہو۔ بعد اسکے خطاب کیا حق تعالیٰ نے انکو تکلیف کے وقت میں عبادت کے ساتھ۔ اور وقت تکلیف کا شرع میں بلوغ ہے جس کا اندازہ علمانے پندرہ [۱۵] برس کیا ہے - اور حکم کیا انکو ایمان اور طاعت کا اور منع کیا انکو کفر و معصیت سے - پھر جس نے کفر کیا کفر کیا اپنے فعل سے اور اپنے اختیار سے اور اپنے انکار اور اپنے اصرار سے اور اپنے جہل و استکبار پر یعنی نادانی اور غرور پر خدا تعالیٰ کے خذلان سے یعنی اُسکے لیے خدا تعالیٰ کی نصرت و مدد کے ترک یعنی چھوٹ جانے سے - اور جو کوئی ایمان لایا ایمان لایا اپنے فعل سے اور اپنے انقیاد اور مقید ہونے سے اور اپنی زبان پر اقرار کرنے اور اپنے دل سے تصدیق کرنے یعنی سچ ماننے سے موافق حکم خدا تعالیٰ کے خدا تعالیٰ کی توفیق اور اسکی مدد سے اُسکے لیے اپنے فضل کے موافق جیسا فرمایا خدا تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ یعنی یقینی خدا تعالیٰ البتہ صاحب فضل ہے لوگوں پر ✦

عقیدہ[۳۷] - بیروں آورد ذریت حضرت آدم علیہ السلام را تا روز قیامت یعنی ہر قدر
کہ تا روز قیامت پیدا شدنی است ہر طبقہ بعد طبقہ از صلب حضرت آدمؑ اولاً بعد ازاں
از اختلافِ اصلابِ فرزندان وترائبِ بنات آدمؑ کہ بعض آں سپید بودند وبعض آں سیاہ
وانتشار ساخت بسوئی یمین ویسار آدمؑ بعد ازاں خطاب کرد ذریات آدمؑ
را بقول اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنی آیا نیستم پروردگار شما وامر کرد ایشاں را
بایمان واحسان ومنع کرد ایشاں را از کفر وعصیان پس اقرار کردند حق تعالیٰ
جل شانہ را بربوبیتہ وذاتہائے خود را بعبودیتہ از قول بلیٰ از روئی ایمان حقیقی یا حکمی فَهُمْ
يُوْلَدُوْنَ عَلٰى تِلْكَ الْفِطْرَةِ ترجمہ پس آنہا پیدا کردہ میشوند بریں
آفرینش ۔ عقیدہ[۳۸] - شخصے کہ کفر آورد بعد ایمانِ میثاقے تبدیل کرد وتغیر
ساخت ایمان فطری را بکفر وکسی کہ ایمان آورد وتصدیق کرد در اظہارِ ایمان
بایں روش کہ ایمان لسانی را مطابق تصدیقِ جنانی ساخت ثابت ماند بردینِ
خود کہ اصل فطرت بود ومستمر شد بر اقرارِ خود کہ بقولِ لفظِ بلیٰ بود۔

ترجمہ۔ عقیدہ[۳۷] - باہر لایا خدا تعالیٰ اولاد حضرت آدم علیہ السلام کو دن قیامت تک یعنی
جسقدر کہ دن قیامت تک پیدا ہونیوالے ہیں طبقہ کے بعد طبقہ اول حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے
بعد اُس کے اُن کے فرزندوں کی پشتوں اور بیٹیوں کے سینوں سے کہ بعض اُن کے سپید تھے اور بعض
اُن کے سیاہ ۔ اور آدم علیہ السلام کے دہنے اور بائیں انکو پھیلا کر اسکے بعد ذریت آدم علیہ السلام
سے خطاب کیا اس قول سے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ یعنی کیا میں نہیں ہوں تمھارا پروردگار - اسکو
روز میثاق کہتے ہیں - اور حکم کیا انکو ایمان اور احسان کا اور انکو کفر وعصیان سے منع کیا - پس سب نے
حق تعالیٰ جل شانہ کے رب ہونے پر اقرار کیا ایمان میثاقی کا اور اپنی ذاتوں کے لیے عبودیت
یعنی بندہ ہونے پر قول بلیٰ یعنی ہاں سے - یہ اقرار ایمانِ میثاقی ایمان حقیقی کی راہ سے تھا
یا حکمی کی فَهُمْ يُوْلَدُوْنَ عَلٰى تِلْكَ الْفِطْرَةِ یعنی پس وے پیدا کیے جاتے ہیں اسی پیدائش
پر - عقیدہ[۳۸] - جس شخص نے بعد ایمان میثاقی کے کفر اختیار کیا تو اس نے ایمان فطری کو کفر سے بدل لیا
اور تغیر کر دیا - اور جو کوئی کہ ایمان لایا اور اس نے تصدیق کی ایمان کے ظاہر کرنے میں اس طریقہ سے کہ زبانی ایمان کو دلی
تصدیق کے مطابق کر لیا وہ اپنے دین پر جو اصل فطرۃ کا تھا ثابت رہا اور اپنے اقرار پر جو لفظ بلیٰ کے قول سے تھا جاری رہا

عقیدہ ۳۹ جبر نہ کردہ است ہیچکس را از خلق خود بر کفر و نہ بر ایمان و پیدا نہ کردہ است اللہ تعالیٰ ایشان را مومن و نہ کافر بلکہ پیدا کردہ است ایشان را اشخاص عقیدہ ۴۰ ایمان و کفر فعل عبد است یعنی باعتبار اختیار ایشان نہ بروجہ اضطرار عقیدہ ۴۱ می داند اللہ تعالیٰ شخصی را کہ کفر میکند کافر درحالت کفر و ہرگاہ ایمان می آرد بعد از ارتکاب کفر میداند اللہ تعالیٰ او را مومن در حالِ ایمانِ او از غیر تغیر علمِ او تعالیٰ و صفتِ او تعالیٰ ش یعنی غضب و رضا چنین است در شرح فقہ اکبر ملا علی۔ م یعنی از کفر بندہ و ایمانِ بندہ علمِ حق تعالیٰ متغیر نمی شود و نہ صفتِ او تعالیٰ ش یعنی غضب و رضا۔ م۔

عقیدہ ۴۲ جمیع افعالِ عباد از کفر و ایمان و طاعت و عصیان کسب ایشان است بر سبیلِ حقیقت و نیست بر طریق مجاز و نہ بر سبیلِ اکراہ و غلبہ بلکہ اختیار ایشان است در فعلِ ایشان باعتبارِ اختلاف و میلان ذاہتہائے ایشان لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ترجمہ برائے اوست باشد آنچہ کسب کرد از نیکوئیہا و بر وے باشد آنچہ کسب کرد

ترجمہ۔ عقیدہ ۳۹ خدا تعالیٰ نے جبر نہیں کیا ہے کسی کے لیے اپنی مخلوق سے کفر پر اور نہ ایمان پر اور نہ انکو مومن پیدا کیا ہے اور نہ کافر بلکہ پیدا کیا ہے انکو اشخاص۔ عقیدہ ۴۰ ایمان و کفر بندہ کا فعل ہے یعنی باعتبار اُن کے اختیار کے نہ اضطرار کی وجہ پر۔ عقیدہ ۴۱ خدا تعالیٰ اُس شخص کو جو کفر کرتا ہے کافر جانتا ہے کفر کی حالت میں۔ اور جب کفر اختیار کرنیکے بعد ایمان لاتا ہے تو خدا تعالیٰ اُسکو مومن جانتا ہے اُسکے ایمان کے حال میں بغیر متغیر ہونے خدا تعالیٰ کے علم کے اور خدا تعالیٰ کی صفت کے یعنی صفتِ غضب و رضا کے۔ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں اسی طرح ہے۔ یعنی بندہ کے کفر و ایمان سے حقتعالیٰ کا علم متغیر نہیں ہوتا ہے اور نہ اُسکی صفتِ غضب و رضا۔ عقیدہ ۴۲۔ بندوں کے تمام افعال خواہ کفر و ایمان کے ہوں خواہ طاعت اور عصیان یعنی بندگی اور نافرمانی کے حقیقت کی راہ سے یا اُنھیں کا کسب ہیں۔ اور مجاز کے طریق پر نہیں ہے اور نہ زبردستی اور غلبہ کی راہ سے ہے بلکہ اُن کے فعل میں انکا اختیار ہے اُن کے اختلاف کے اعتبار سے اور اُن کی ذاتوں کے اس طرف میلان کرنے سے لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی جو کچھ نیکیاں انھوں نے کسب کیں وہ انھیں کے لیے ہونگی اور جو کچھ کوشش کر کے کمائے

بجہد او بدیہا عقیدہ ۴۳ اللہ تعالیٰ خالقِ افعالِ عباد است موافق ارادۂ خود
کما قال اللہ تعالیٰ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ و فعلِ عباد نیز داخل در تحت شی است
عقیدہ ۴۴ تمام افعالِ عباد از خیر و شر کسبِ ایشاں بارادۂ و علمِ حق تعالیٰ و قضائے
حق تعالیٰ است عقیدہ ۴۵ طاعۃ بتمامہا ش از فرض و واجب و مندوب مہ قلیل و کثیر
ثابت است از امرِ اللہ تعالیٰ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ترجمہ فرمان
برید اللہ تعالیٰ را و فرمان برید رسول را صلعم ٭ و سبب محبتِ حق تعالیٰ است
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست می دارد پرہیزگاران
را ٭ و از رضائے حق تعالیٰ است لقولہ تعالیٰ فی حق المؤمنین رَضِیَ
اے سبب رضای حق تعالیٰ است ۱۲
اللّٰہُ عَنْھُمْ ترجمہ خوشنود شد اللہ تعالیٰ از ایشاں ٭ و علم و مشیۃ و قضا
و تقدیرِ حق تعالیٰ است و معصیۃ بتمامہا ش از کفر و شرک و کبیرہ و صغیرہ
مہ از علمِ حق تعالیٰ و قضائے حق تعالیٰ و تقدیرِ حق تعالیٰ است و مشیۃِ حق تعالیٰ
و نیستند سببِ محبتِ حق تعالیٰ چنانچہ آیت قرآن مجید مشعر است اِنَّ اللّٰہَ لَا

ترجمہ برائیاں کمائیں انکا بوجھ انھیں پر رہیگا۔ عقیدہ ۴۳ بندوں کے فعلونکو خدا تعالیٰ پیدا
کرتا ہے اپنے ارادہ کے موافق جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا خالق کل شیٔ یعنی ہر چیز کا خالق ہے اور
تحت شے میں بندونکے فعل بھی داخل ہیں تو اُن کا خالق بھی وہی ہے۔ یعنی اُسی نے پیدا کیے اور وہی پیدا کرتا ہے
عقیدہ ۴۴۔ بندوں کے تمام فعل نیکی اور بدی کے اونھیں نے کمائے ہوئے ہیں حق تعالیٰ کے
ارادہ اور علم سے اور حق تعالیٰ کی قضا سے عقیدہ ۴۵ فرماں برداری تمام قسم کی
فرض اور واجب اور نفل و مستحب تھوڑی اور بہت ثابت ہے خدا تعالیٰ کے حکم سے
اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول یعنی تابعداری کرو خدائے تعالیٰ کی اور تابعداری
کرو رسول صلعم کی۔ اور یہ تابعداری سبب ہے خدائے تعالیٰ کے لیے محبت کی۔ اِنَّ
اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۵ یعنی یقیناً خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو۔ اور یہی سبب ہے
خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی بسبب فرمانے خدا تعالیٰ کے مومنین کے حق میں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ یعنی خوشنود ہو گیا خدا تعالیٰ
اُن سے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کے علم اور مشیت اور قضا اور تقدیر سے ہے اور نافرمانی بھی ہر قسم کی یعنی کفر اور شرک اور کبیرہ اور صغیرہ خدا
تعالیٰ کے علم اور قضا اور تقدیر اور مشیت سے ہے لیکن محبت خدا تعالیٰ کی نہیں ہے جیسا آیت قرآن مجید کی آگاہ کرتی ہے

یُحِبُّ الْکَافِرِیْنَ ہ ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ دوست نمیدارد کافران را ۔ و نیستند
معاصی برضاء حق تعالیٰ لقوله تعالیٰ وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ سورۂ زمر
رکوع ا ۔ و نہ بامر او تعالیٰ چنانچہ در کلام مجید واقع است اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ
ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ حکم نمی فرماید بہ بیحیائی × عقیدہ [۴۶] جمیع انبیاء علیہم
السلام پاک اند از صغائر و کبائر و قبائح مانند قتل و زنی و لواطت و سرقہ و قذف
محصنہ و سحر و فرار از جہاد و ظلم بر عباد و قصد فساد در بلادش عمداً و سہواً از
کبائر نہ سہواً از صغائر بعد تشرف بہ نبوت نہ قبل و معصوم اند از کفر قبل از نبوت
و این ہمہ بالاجماع است خلاصہ از شرح فقہ اکبر ملا علی ؒ

عقیدہ [۴۷] ۔ تحقیق بود از بعض انبیاء علیہم السلام قبل از ظہور نبوت یا بعد
مناقب رسالت زلات و خطیات ۔ عقیدہ [۴۸] مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابنِ عبد اللہ ابنِ عبد المطلب ابنِ ہاشم

ترجمہ لَا یُحِبُّ الْکَافِرِیْنَ ہ یعنی یقینی خدا تعالیٰ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ہے ۔ اور
معصیتیں خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی سے نہیں ہیں بسبب فرمانے خدا تعالیٰ کے سورۂ زمر میں
اول رکوع میں وَلَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ یعنی خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا ہے
اور نہ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہیں جیسا کلام مجید میں واقع ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ
یعنی خدا تعالیٰ بے حیائی کے لیے حکم نہیں دیتا ہے عقیدہ [۴۶] تمام انبیاء علیہم السلام صغیرہ
اور کبیرہ گناہوں اور برائیوں سے پاک ہیں جیسے قتل اور زنا اور لواطت اور چوری ۔ اور پارسا
عورتوں پر بہتان باندھنے ۔ اور جادو اور جہاد سے بھاگنے ۔ اور بندوں پر ظلم کرنے ۔ اور شہروں
میں فساد پھیلانے سے انہیں کبیرہ گناہوں سے جانکر اور بھول کر دونوں طرح گناہ کرنے سے انبیاء پاک
ہیں ۔ اور صغیرہ سے جانکر پاک ہیں نہ بھول کر نبوت سے بزرگی حاصل کرنے کے بعد یعنی نبی ہونیکے بعد نہ
اس سے پہلے ۔ اور معصوم ہیں انبیاء کفر سے نبی ہونیکے پہلے بھی ۔ اور یہ سب مسائل بالاجماع ثابت ہیں
اور یہی خلاصہ ہے شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کا ۔ عقیدہ [۴۷] بیشک ہو ہیں بعض انبیاء علیہم السلام سے زلات
یعنی لغزشیں اور خطیات یعنی خطائیں نبوۃ ظاہر ہونے سے پہلے یا مناقب رسالت کے بعد یعنی رسالت کے اوصاف حمیدہ کے بعد
عقیدہ [۴۸] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ابن ہاشم

بن مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان **ش** وریں قدر بنسب آنحضرت صلعم اختلاف نیست۔ و روایت کردہ شد از آنحضرت صلعم کہ منسوب فرمود نفس مبارک خود را تا نزار بن معد بن عدنان از شرح فقہ اکبر ملا علی۔ **م** خاتم الانبیاء است و حبیب اللہ تعالیٰ و بندۂ خاص حضرت جل و علیٰ و رسول اللہ تعالیٰ و تبارک و عبادت نہ کردہ است صنم را و شریک نہ کردہ است با اللہ تعالیٰ کسے را گاہے نہ قبل از نبوت نہ بعد از نبوت و نہ مرتکب شدہ است صغیرہ و کبیرہ را **س** نہ قبل از نبوت نہ بعد **م**

عقیدہ [۲۹] ۔ افضل الناس بعد وجود مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق بن قحافہ است رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ایشاں حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ایشاں حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ایشاں حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ابن ابی طالب۔

ترجمہ ابن عبد مناف ابن قصی ابن کلاب ابن مرہ ابن کعب ابن لوی ابن غالب ابن فہر ابن مالک ابن نضر ابن کنانہ ابن خزیمہ ابن مدرکہ ابن الیاس ابن مضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان جنکا نسب شریف یہ ہے۔ خاتم انبیاء ہیں یعنی ختم کرنیوالے نبیوں کے کہ نبوت آپ پر ختم ہے کوئی نبی بعد آپ کے نہیں ہو سکتا۔ اور آپ حبیب خدا تعالیٰ ہیں۔ اور حضرت جل و علی کے بندۂ خاص ہیں۔ اور خدا تعالیٰ و تبارک کے رسول ہیں۔ بت کو آپ نے کبھی نہیں پوجا۔ اور نہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسیکو شریک کیا کبھی نہ پہلے نبوت کے نہ بعد نبوت کے۔ اور نہ صغیرہ اور کبیرہ کبھی گناہ کیا نبوت سے پہلے اور بعد۔ اسقدر نسب شریف مذکورہ بالا میں کہ معہ آنحضرت صلعم بائیس [۲۲] پشتیں ہوئی ہیں اختلاف نہیں ہے۔ اور آنحضرت صلعم سے مروی ہے کہ آپنے منسوب فرمایا اپنے نفس مبارک کو نزار ابن معد ابن عدنان تک کہ شرح فقہ اکبر ملا علی میں ہے۔ **عقیدہ** [۲۹] آدمیوں میں سب سے بزرگ بعد وجود مبارک حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حضرت ابوبکر صدیق بن قحافہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بعد ان کے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ بعد ان کے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ بعد ان کے حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ ابن ابی طالب ہیں +

عقیدہ ۵ - بعد خلفاء اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم باقی دوام بر تبعیت حق اند چنانچہ بودند در زمانِ ماضی یعنی حضور جناب نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بے تغیرِ حالِ ایشاں و نقصان در کمالِ ایشاں **ش** نقصان عطف است بر تغیر یعنی بے نقصان **ص** پس بوقوعِ مشاجرات وغیرہا تغیرے بحال و نقصانے در کمال واقع نشد **عقیدہ ۶** دوست میداریم ما اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم را **ش** آل نیز شامل اصحاب است **م** و زشت نمیگوئیم کسے را از ایشاں بخلاف روافض و خوارج لقولہ تعالیٰ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ **ترجمہ** پیشی کنندگانِ پیشینان کہ از ہجرت کنندگان اند از مکہ بمدینہ و از مددگاران کہ اہل مکہ را مدد کردند و آنانکہ متابعت کردند سابقان را در ایمان و طاعۃ مرادند سائر صحابہ خوشنود شد خدا تعالیٰ از ایشاں بقبول طاعۃ ایشاں و خوشنود شدند ایشاں از خدا تعالیٰ بانچہ یافتند از نعیم دینیہ و دنیویہ خلاصہ از تفسیر حسینی

ترجمہ - عقیدہ ۵ بعد چاروں خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے باقی اصحاب حضور صلعم کے ہمیشہ حق کی پیروی پر ہیں جیسا گذشتہ زمانہ یعنی حضور جناب نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں تھے بغیر تغیر ہونے انکی حالت کے اور بدون نقصان کے انکے کمال میں۔ پس مشاجرات وغیرہ معرکوں کے واقع ہونیکے سبب کچھ تغیر انکے حال میں اور کچھ نقصان انکے کمال میں نہیں واقع ہوا۔ **عقیدہ ۶** ہم اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دوست رکھتے ہیں اور آل بھی شامل اصحاب میں ہیں۔ اور ہم انمیں سے کسی کو برا نہیں کہتے ہیں۔ بخلاف رافضیوں اور خارجیوں کے کہ اول اصحاب کی جناب میں اور دوم آل کے حضور میں گستاخ و بے ادب ہیں۔ اور ان کی دوستی اس فرمان خدا تعالیٰ کے سبب ہے وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ سبقت کرنیوالوں میں آگے رہنے والے مہاجرین جو مکہ سے ہجرت کرنے والے ہیں مدینہ کو اور انصار یعنی مدد کرنے والے جنھوں نے اہل مکہ کی جو مہاجر ہو کر آئے تھے مدد کی۔ اور جنھوں نے آگے رہنیوالوں کی متابعت اور پیروی کی ایمان اور طاعت میں کہ مراد تمام صحابہ ہیں راضی ہو گیا خدا تعالیٰ اُنسے اُنکی طاعت کو قبول فرما کر۔ اور راضی ہو گئے خدا تعالیٰ سے اس چیز پر جو دینی اور دنیوی نعمتیں انھوں نے پائیں۔ - یہ خلاصہ ہے تفسیر حسینی کا۔

وَلقولہ علیہ السّلام لَا تسبُّوا اَصْحَابِی ترجمہ برائے فرمودن علیہ السلام زشت نگوئید اصحاب مرا ﴿ عقیدہ ۵۲ یاد میکنیم ہر یکے را از اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم بخیر اگرچہ صادر شد از بعض ایشان آنچہ درصورت شر است بنابر حسنِ ظن بایشاں لقولہ علیہ السّلام خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِی ترجمہ بہترین ہر قرنے کہ گذشت وگزرد قرن من است ﴿ وَ لقولہ علیہ السّلام اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِی فَاَمْسِکُوْا ترجمہ وبرائے فرمودن پیغمبر علیہ السّلام ہرگاہ ذکر کردہ شوند اصحابِ من پس خاموش باشید ش ازیں حدیث شریف اشارت است کہ در معاملاتِ صحابہ از ہمچو مشاجرات وغیرہا حذر کنید و نیز از نکوہش و افراط و تفریط بخود رائی م۔ عقیدہ ۵۳۔ تکفیر نمیکنیم ہیچ مسلمانے را از ذنوب اگرچہ مرتکب کبیرہ باشد مادام کہ معتقدِ حلتِ معصیتی کہ حرمت آں شئی بدلیل قطعی ثابت نشدہ باشد نیست چنانکہ خوارج میکنند ش اے تکفیر میکنند مرتکب کبیرہ را از شرح فقہ اکبر ملا علی۔ م عقیدہ ۵۴ زائل نمی شود از مسلم بسبب ارتکاب کبیرہ اسم ایمان

ترجمہ۔ اور ان کی دوستی بسبب فرمانے اس ارشاد حضور علیہ السلام کے ہے لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ یعنی میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو۔ عقیدہ ۵۲ ہم اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک کو خیر سے یاد کرتے ہیں انکے حسن ظن کے سبب اگرچہ بعض سے انکے وہ چیز جو شر کی صورت میں ہو صادر ہو گئی بسبب فرمانے حضور علیہ السلام کے خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ یعنی ہر قرن وزمانہ کہ گذرا اور گذرتا ہے انمیں سب سے اچھا میرا زمانہ ہے۔ اور بسبب فرمانے حضور علیہ السلام کے اِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِکُوْا یعنی جب میرے اصحاب ذکر کیے جاویں تو چپ رہو۔ اس حدیث شریف سے اشارت ہے کہ صحابہ کے معاملات میں مانند مشاجرات وغیرہ معرکوں کے جو ان میں وقوع میں آئے پرہیز کرو۔ اور ملامت اور خود رائی سے افراط و تفریط یعنی زیادتی اور کمی کرنے سے بھی انکی نسبت میں بچو۔ عقیدہ ۵۳۔ کسی مسلمان کی گناہوں کے سبب ہم تکفیر نہیں کرتے ہیں اگرچہ گناہ کبیرہ اس سے ہوا ہووے جب تک اس گناہ کے حلال ہونے کا جس کا حرام ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہو چکا ہو معتقد نہیں ہے جیسا خوارج گناہ کبیرہ کرنے والے کی تکفیر کرتے ہیں اسی طرح شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے۔ عقیدہ ۵۴ مسلمان سے گناہ کبیرہ ہو جانیکے سبب اسم ایمان یعنی وصف ایمان زائل نہیں ہوتا ہے۔

ش لے وصفِ ایمان از شرح فقہ اکبر ملا علی م چنانچہ معتزلہ گویند مش کہ
مرتکب کبیرہ بیروں شود از ایمان و نہ درآید در کفر پس ثابت میکنند مرتبہ میان
کفر و ایمان با آنکہ اتفاق دارند بر اینکہ صاحب کبیرہ ہمیشہ در دوزخ ماند از شرح فقہ
اکبر ملا علی م بلکہ نام میداریم مرتکبِ کبیرہ را مومن از روے حقیقۃ نہ از روی
مجاز۔ عقیدہ ۵۵ ۔ نمیگوئیم کہ ضرر نمیکند مومن را گناہ بعد حاصل شدن ایمان
و مومن گنہگار داخل نخواہد شد در دوزخ ش چنانکہ مُرجیہ و ملاحدہ و اباحتیہ
گفتہ اند از شرح فقہ اکبر ملا علی م عقیدہ ۵۶ ۔ مسح بر خفین ثابت است از
سُنت برائے مقیم یک روز و یک شب و برائے مسافر سہ شبانروز۔ عقیدہ ۵۷
تراویح در شبہائے ماہ رمضان سُنت است۔ عقیدہ ۵۸ ۔ نماز عقب صالح
و طالح از مومن جائز است۔ عقیدہ ۵۹ ۔ مومن گنہگار ہمیشہ در دوزخ نخواہد
ماند اگرچہ فاسق باشد در انحال کہ مردہ باشد بحسن خاتمہ عقیدہ ۶۰ ما قائل
نیستیم باینکہ تحقیق حسناتِ ما مقبول اند و سیئاتِ ما مغفور مانند قول مُرجیہ

ترجمہ جیسا معتزلہ کہتے ہیں کہ گناہ کبیرہ کرنیوالا ایمان سے باہر ہو جاتا ہے اور نہ کفر میں داخل ہوتا ہے
پس وے درمیان ایمان اور کفر کے ایک مرتبہ ثابت کرتے ہیں۔ باوجود اسکے انکا اسبات پر اتفاق ہے کہ صاحب
کبیرہ ہمیشہ دوزخ میں رہتا ہے چنانچہ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں اسی طرح ہے۔ بلکہ گناہ کبیرہ کرنیوالے کا نام ہم
مومن رکھتے ہیں حقیقت کی راہ سے نہ مجاز کی روے۔ عقیدہ ۵۵ ۔ ہم نہیں کہتے ہیں کہ مومن کو بعد ایمان حاصل
ہونیکے گناہ ضرر نہیں کرتا ہے اور مومن گنہگار دوزخ میں داخل نہ ہوگا جیسا کہ فرقہ مُرجیہ اور ملاحدہ اور
اباحتیہ نے کہا ہے۔ اسی طرح شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے عقیدہ ۵۶ مسح موزوں پر
سُنت سے ثابت ہے مقیم کے لیے ایک دن اور رات اور مسافر کے لیے تین رات دن۔
عقیدہ ۵۷ تراویح ماہ رمضان کی راتوں میں سُنت ہے۔ عقیدہ ۵۸ مومن نیک
بخت اور گنہگار دونوں کے پیچھے نماز جائز ہے۔ عقیدہ ۵۹ ۔ مومن گنہگار ہمیشہ دوزخ
میں نہیں رہے گا اگرچہ فاسق ہووے مگر اُس وقت کہ اچھے خاتمہ کے ساتھ مرا ہووے۔
عقیدہ ۶۰ ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ ہماری نیکیاں یقینی مقبول ہیں اور بُرائیاں
بخشدی گئی ہیں مانند قول مُرجیہ کے۔

لیکن میگوئیم کسیکہ عمل خواہد کرد حسنہ بشرائط مصحۂ آں حسنہ دراں حال کہ خالی باشد از عیوب مفسدۂ ظاہری و معانی مبطلۂ باطنی چوں کفر و عجب و ریا تا آنکہ خارج شود از دنیا ضائع نخواہد شد ش اے ایں عمل حسنہ م اللہ تعالیٰ در قرآن مجید میفرماید اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ o ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ ضائع نمیکند اجر عابدانِ حاضر دل × بلکہ قبول خواہد کرد از عباد آں عمل را حقتعالیٰ بفضل و کرم خود و ثواب براں خواہد داد عباد را بمقتضائے وعدۂ خود۔

عقیدہ[۶۱] - کسیکہ کرد سیئات را سوائے شرک و کفر و توبہ نہ کرد تا آنکہ مرد مومن غیر تائب پس او متعلق بارادۂ حق سبحانہٗ و تعالیٰ است اگر خواہد عذاب کند بعدلِ خود مقدار استحقاقِ عقابِ آں یعنی خلود در نار نباشد و اگر خواہد عفو کند بفضل و کرم خود۔ عقیدہ[۶۲] - ریا ہرگاہ کہ واقع شود در عملے از اعمال پس باطل خواہد شد اجر آں عمل بلکہ ثابت نخواہد شد ش اے آں عمل م و ہمچنیں عجب ضائع کنندہ عمل است ش از اقتصار بر ریا و عجب انسارئہ آثام اشعار است

ترجمہ: لیکن ہم کہتے ہیں جو کوئی نیک عمل کریگا اُس نیکی کی صحیح شرطوں کے ساتھ اِسطرح سے کہ وہ نیک عمل اُن عیبوں سے جو ظاہر عمل میں فساد پیدا کرتے ہیں اور اُن باتوں سے جو باطن میں عمل کو باطل کرنیوالی ہیں خالی ہووے جیسے کفر اور عجب یعنی خود پسندی اور ریا یعنی لوگوں کے دکھلانے کو وہ عمل ہو یہانتک کہ وہ عامل دنیا سے خارج ہووے۔ یہ عمل نیک اُسکا ضائع نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ o بیشک خدا تعالیٰ حاضر دل عابدوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ہے۔ بلکہ حقتعالیٰ اپنے فضل کرم سے بندوں سے ایسے عمل کو قبول فرمائے گا اور اُسپر بندوں کو اپنے وعدہ کے موافق ثواب دیگا۔

عقیدہ[۶۱] جس شخص نے سوائے شرک اور کفر کے اَور بُرے کام کیے اور توبہ نہ کی یہانتک کہ مومن مرا بے توبہ کیے ہوئے پس وہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے ارادہ میں متعلق ہے اگر چاہے عذاب کرے اپنے عدل سے اُس کی سزا کے استحقاق کے اندازہ پر مطلب یہ ہے کہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا۔ اور اگر چاہے اپنے فضل و کرم سے معاف فرماوے۔ عقیدہ[۶۲]۔ جب کسی عمل میں اعمال سے ریا واقع ہو جائے گی تو اُس عمل کا اجر باطل ہو جائے گا بلکہ وہ عمل ثابت نہ رہے گا اور اسی طرح عجب عمل ضائع کر دیتا ہے۔ ریا اور عجب پر اقتصار کرنے سے تمام گناہوں کی نسبت آگہی اور اشعار ہے

بانکہ دیگر سیئات ابطالِ حسنات نمیکنند از شرح فقہ اکبر ملّا علی ؒ۔ عقیدہ [۶۳] معجزات از انبیاء علیہم السلام وکرامات از اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم ثابت گردیدہ است از کتاب وسُنّت۔ عقیدہ [۶۴]۔ خرق ش دریدن یعنی خلاف عادت ہم عادت کہ ظاہر شود از اعدائے حق تعالیٰ مثل ابلیس در طیِّ ارض و فرعون در روائی نیل و دجّال در کشتن و زندہ کردن و چنیں روایت کردہ شدہ است در اخبار کہ بودند بعضی خوارق از ایشاں پس نام نمی نہیم آں خوارق را المعجزات زیراکہ معجزات مختص بانبیاء علیہم السلام اند و نہ بکرامات زیراکہ کرامات مختص باصفیا اند لیکن نام میداریم الخوارق را از قضاء حاجات مراعدا از روے استدراج مکرٌ بِھِم فِی الدُّنیا وَعَقُوبَۃٌ لَھُم فِی الآخِرَۃِ ترجمہ فریب است بآنہا در دنیا و عذاب است برائے آنہا در آخرت ہو کما قال اللہ تعالیٰ سَنَستَدرِجُھُم مِن حَیثُ لَا یَعلَمُونَ ترجمہ زود باشد کہ بگیریم ایشاں را پایہ پایہ یعنی اندک اندک و بہلاکت نزدیک گردانیم از انجا کہ ندانند

ترجمہ اسبات کا کہ دوسرے گناہ نیکیوں کو باطل نہیں کرتے ہیں جیسا شرح فقہ اکبر ملّا علی قاری میں ہے۔ عقیدہ [۶۵] معجزے انبیاء علیہم السلام کے اور کرامتیں اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ثابت ہو چکی ہیں کتاب اور سُنّت سے۔ عقیدہ [۶۶]۔ خرقِ عادت۔ خرق کے معنی لغت میں پھٹنے کے ہیں اور مراد یہاں خلاف عادت کے ہیں جو حق تعالیٰ کے دشمنوں سے ظاہر ہوتی ہیں مانند ابلیس کے زمین کے طے کرنے میں اور فرعون کے دریائے نیل جاری کرنے میں اور دجال کے مار ڈالنے اور جلانے میں اور اسی طرح اخبار میں یعنی حدیثوں میں مروی ہے کہ ان سے بعض خوارق ہوئے ہیں۔ پس ہم اُن خوارق کو معجزات کے نام سے نہیں پکارتے ہیں کیونکہ معجزات انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خاص ہو گئے ہیں۔ نہ اُن کا نام ہم کرامات رکھتے ہیں کیونکہ کرامات اصفیا یعنی برگزیدہ اور پرہیزگار لوگوں کے ساتھ خاص ہو گئے ہیں۔ لیکن ہم اُن خوارق کو استدراج کہکر پکارتے ہیں اور یہ دشمنانِ خدا کے لیے انکی حاجتیں پوری کر کے خدا تعالیٰ کا انکو ڈھیل میں ڈال رکھنا ہے گویا مکرٌ بِھِم فِی الدُّنیا وَعَقُوبَۃٌ لَھُم فِی الآخِرَۃِ دنیا میں اُن کے ساتھ فریب ہے اور آخرت میں اُن کے لیے عذاب ہے کما قال اللہ تعالیٰ سَنَستَدرِجُھُم مِن حَیثُ لَا یَعلَمُونَ۔ جیسا فرمایا خدا تعالیٰ نے منقریب ہم انکو آہستہ آہستہ یعنی تھوڑا تھوڑا کر کے پکڑ لیتے ہیں اور ہلاکت سے نزدیک کیے دیتے ہیں ایسے ڈھنگ سے کہ وہ پہچان نہ سکیں گے

یعنی ہرگاہ گناہے میکنند نعمۃ مرایشاں را زیادت میکردانیم تا در طغیان وعصیان
می افزایند از تفسیر حسینی۔ پس در غفلت می افتند و فریفتہ می شوند بآں ش
اے قضاء حاجات کہ از روئے استدراج است م و می پندارند آنرا انعام
واحسان و زیادہ میشوند از روئے عصیان اگر باشند فجار و از روئے کفر اگر باشند
کفار۔ عقیدہ ۶۵ ہست اللہ تعالیٰ خالق پیش از پیدا کردن مخلوق و ہست
رازق پیش از رزق دادن ش باشد کہ تکرار فرمود امام علیہ الرحمۃ ایں مطلب را
برائے آگہی اینکہ واجب است بریں اعتقاد از شرح فقہ اکبر ملا علی م۔
عقیدہ ۶۶ مومنان خواہند دید حق تعالیٰ را در جنت بچشم سر بلا تشبیہ و
بلا کیف وکمیتہ۔ عقیدہ ۶۷ نخواہد شد میان حق تعالیٰ وخلق مسافت یعنی
نہ در غایت از قرب و نہ در نہایت از بعد و نہ بوصف اتصال و نہ بنعت
انفصال و نہ بحلول ش در آمدن در چیزے م و اتحاد ش یک شدن م
عقیدہ ۶۸۔ وایمان اقرار بزبان است و تصدیق بجنان۔

ترجمہ یعنی وے جب کوئی گناہ کرتے ہیں ہم اُسوقت خاص اُن کے لیے نعمت بڑھا دیتے ہیں تو وہ
طغیان اور نافرمانی میں اور بڑھ جاتے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے تفسیر حسینی کا۔ پھر وے غفلت میں پڑجاتے ہیں۔ اور اُن
حاجت روائیوں پر جو بطور استدراج ہیں فریفتہ ہوجاتے ہیں۔ اور انکو انعام اور احسان سمجھتے ہیں اگر وہ گنہگار
ہوتے ہیں نافرمانی اور گناہ زیادہ کرتے ہیں۔ اگر کافر ہوتے ہیں کفر میں بڑھ جاتے ہیں۔ عقیدہ ۶۵ خدا تعالیٰ
خالق ہے مخلوق پیدا کرنے سے پہلے۔ اور رازق ہے رزق دینے سے پہلے۔ شاید امام علیہ الرحمۃ نے فقط
اثبات کی آگہی کے لیے اس مطلب کو مکرر فرمایا کہ اسپر ایمان واجب ہے جیسا شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے
عقیدہ ۶۶ مومن حق تعالیٰ کو جنت میں سر کی آنکھوں سے دیکھیں گے بغیر تشبیہ اور بغیر کیف اور کمیت
کے کیونکہ خدا تعالیٰ تشبیہ اور صورت ہونے اور کیفیت یعنی کیسا اور کس طرح اور کمیت یعنی کتنا ہونے سے اور
مقدار اور اندازہ ہونے سے پاک ہے۔ عقیدہ ۶۷ حق تعالیٰ اور خلق کے درمیان مسافت یعنی فاصلہ نہ ہوگا
نہ نہایت نزدیک ہونیکی صورت میں اور نہ نہایت دور ہونیکی حالت میں۔ اور نہ اتصال یعنی نزدیک ہونیکی صفت کیساتھ۔ اور نہ
انفصال یعنی جدا ہونیکی صفت کے ساتھ۔ اور نہ حلول کی صورت میں یعنی کسی چیز میں داخل ہوجانا جسکو گھس جانا کہتے ہیں اور نہ
اتحاد یعنی ایک ہوجانا بیک طریق پر جس میں دوئی کا اطلاق نہ ہو عقیدہ ۶۸ ایمان نام ہے زبان سے اقرار کرنیکا اور دل سے تصدیق
یعنی سچ ماننے کا۔

عقیدہ[۶۹] ایمانِ اہلِ ایمان از ملائکہ و اہلِ جنت و اہلِ زمین از انبیاء و اولیاء و سائر مومنین زیادت و نقصان نمی پذیرد عقیدہ[۷۰] ۔ جمیع مومنین مستوی اند در اصلِ ایمانِ توحید و متفاضل اند در اعمال۔ عقیدہ[۷۱] ۔ اسلام تسلیم ش اے قبولِ باطن م و انقیادِ ش فرمانبریِ ظاہر م امر و نہیِ اللہ تعالیٰ را میگویند پس در طریقِ لغت اسلام و ایمان فرق است لیکن در شریعت یافتہ نمی شود ایمان بغیر اسلام پس ایمان و اسلام مانند شے است کہ ہرگز یک دیگر جدا نمی شود چنانچہ پشت با شکم۔ عقیدہ[۷۲] ۔ درین اطلاق ش گفتن یا مند تقیید م کردہ میشود بر ایمان و اسلام و شرائع بتمامہ۔

عقیدہ[۷۳] ۔ می شناسیم حق تعالیٰ را چنانکہ حقِ معرفت است حسب مقدورِ خود و طاقۃ خود چنانچہ وصف کردہ است حق تعالیٰ نفسِ خود را بتمام صفاتِ ثبوتیہ۔ ش اے صفاتیکہ در ذاتِ اوست تعالیٰ م و سلبیہ ش اے صفاتیکہ در ذاتِ او تعالیٰ نیست م در کتابِ خود و در قرآن مجید آمدہ است

ترجمہ۔ عقیدہ[۶۹] ایمان ایمان والوں کا کم و زیادہ نہیں ہوتا ہے خواہ فرشتوں میں سے ہوں یا جنت والوں میں سے یا زمین والوں میں سے از قسم انبیاء ہوں خواہ اولیاء یا تمام مومنین۔ عقیدہ[۷۰] تمام ایمان والے اصل ایمان توحید میں برابر ہیں اور اعمال میں ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔
عقیدہ[۷۱] ۔ اسلام خدا تعالیٰ کے امر و نہی کے تسلیم کرنے یعنی باطن یا دل سے قبول کرنے اور انقیاد یعنی ظاہر میں حکم بجا لانے کو کہتے ہیں۔ پس لغت کے طریق سے ایمان اور اسلام میں فرق ہے لیکن شریعت میں ایمان بغیر اسلام نہیں پایا جاتا ہے۔ پس ایمان اور اسلام مانند ایک شے کے ہے کہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوسکتے جیسے پشت پیٹ سے۔ عقیدہ[۷۲] دین اطلاق کیا جاتا ہے یعنی بولا جاتا ہے یا بے قید ہوتا ہے ایمان اور اسلام اور تمام شرائع پر سب کے لیے۔ عقیدہ[۷۳] ہم حق تعالیٰ کو پہچانتے ہیں جیسا پہچاننے کا حق ہے اپنے مقدور اور اپنی طاقت کے موافق جیسا کہ وصف کیا ہے حق تعالیٰ نے اپنے نفس کا تمام صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کے ساتھ اپنی کتاب میں۔ ثبوتیہ وہ صفتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کی ذات میں موجود ہیں اور ثابت ہیں اور سلبیہ وہ صفتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کی ذات میں موجود نہیں ہیں بلکہ اس سے مسلوب ہیں۔ اور قرآن مجید میں آیا ہے

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ترجمہ نیست مثلِ او
سبحانہ چیزے وحال اینست کہ او شنوا و بینا است عقیدہ[۴] نیست قادر
کسیکہ عبادت کند اللہ تعالیٰ را چنانچہ او سبحانہ سزاوار اوست لیکن بندہ عبادت
میکند اللہ تعالیٰ را بامرِ او تعالیٰ چنانکہ امر فرمودہ است۔ عقیدہ[۵] تمام
مومنین مستوی اند در معرفۃ فی نفسہا و یقین در امر دین و توکل برخدا و محبت
برائے خدا و رسول و رضا بتقدیر و قضاء و خوف از غضب و عقوبت و رجاء
برائے رضاء و مثوبت و ایمان یعنی الیقان بہ ثبوتِ ذات او تعالیٰ و تحققِ
صفات او تعالیٰ۔ و متفاوت باشند مومنان در ماسوائے ایمان و در چیزیکہ
ذکر کردہ شد است تمامہ ش اے در غیر تصدیق و اقرار بحسبِ تفاوتِ
ابرار در قیام بارکان و اختلاف فُجّار در مراتبِ عصیان از شرح فقہ
اکبر ملا علی و تواند شد کہ از ماسوائے ایمان مراد تصفیہ و تزکیہ و تخلیہ
باطن باشد از ماسوی اللہ تعالیٰ باستقامۃ بریقینیات م

ترجمہ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ نہیں ہے مثل اُس سبحانہ کے کوئی چیز اور حال
یہ ہے کہ وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ عقیدہ[۴]۔ نہیں ہو کوئی قادر کہ خدا تعالیٰ کی عبادت
کرے جیسا کہ وہ سبحانہ اُسکا سزاوار ہے لیکن بندہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اُسکے حکم سے جیسا
اُسنے حکم فرمایا ہے۔ عقیدہ[۵] تمام مومنین برابر ہیں معرفت میں جو فی نفسہا ہو یعنی نفس
ہی معرفت میں۔ اور برابر ہیں یقین میں جو امر دین میں ہو۔ اور خدا پر توکل کرنے میں۔ اور
خدا اور رسول کے لیے محبت میں۔ اور تقدیر اور قضاء پر راضی ہونے میں۔ اور غضب اور عقوبت کے
خوف کرنے میں۔ اور خوشنودی اور ثواب پانیکے لیے امیدواری میں۔ اور ایمان یعنی یقین
کرنے میں ذات خدا تعالیٰ کے ثابت ہونے اور صفات خدا تعالیٰ کے متحقق ہونے پر۔ اور مومن
متفاوت ہوتے ہیں ماسوائے ایمان میں اور اُن چیزوں میں جو تمام ذکر کی گئیں ہیں یعنی غیر تصدیق
و اقرار میں نیکوں کے قیام ارکان میں تفاوت کے موافق اور بدکاروں کے مراتب گناہیں اختلاف
کے موافق۔ یہ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری سے ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ ماسوائے ایمان سے مراد تصفیہ اور
تزکیہ اور تخلیہ باطن کا ہو یعنی اُسکا صاف اور پاک کرنا اور خالی کرنا غیر خدا تعالیٰ سے ہو قیام پانیکے لیے یقینیات پر

عقیده[۷۶] - اللہ تعالیٰ فضل کنندہ است بر بعض بندگان بفضلِ خود و عذاب کنندہ است بر بعض بندگان بعدلِ خود بے زیادت بر استحقاق و گاہے عطا میکند از ثواب و اجر دو چنداں چیزیکہ مستحق ہست آں از فضلِ خود و گاہے می پوشد گناہ را از فضلِ خود بواسطۂ شفاعۃ و بلا واسطہ۔ **عقیده**[۷۷] شفاعۃِ جملہ انبیاء علیہم السلام و شفاعۃِ پیغمبرِ ما صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم برائے مؤمنین گنہگاران و برائے اہلِ کبائر از مومنین کہ مستوجب عقاب اند حق است۔ **عقیده**[۷۸] شفاعۃِ ملائکہ و علماء و اولیاء و شہداء و فقراء و اطفالِ مومنین صابرین علی البلوی ثابت است **عقیده**[۷۹] وزنِ اعمال بر ترازو کہ ہر دو کفہ خواہد داشت در روزِ قیامۃ حق است **عقیده**[۸۰]- قصاص میانِ نوعِ انسان در روزِ قیامۃ حق است یعنی حسناتِ ظالم بمظلوم خواہند داد بمقابلۂ ظلم إِذْ لَيْسَ هُنَاكَ الدَّرَاهِمُ وَالدَّنَانِيرُ ترجمہ برائے اینکہ نیست اینجا درہما و دینارہا۔ **عقیده**[۸۱] حسنات اگر نخواہد بود ظالم را سیئاتِ مظلومین بگردنِ ظالمین نہادن حق است۔

ترجمہ۔ عقیده خدا تعالیٰ فضل کرنیوالا ہے بعض بندوں پر اپنے فضل سے۔ اور عذاب کرنیوالا ہے بعض بندوں پر اپنے عدل سے بغیر زیادتی کے استحقاق پر۔ اور کبھی عطا کرتا ہے دوگنا ثواب اور اجر اس چیز کا جسکے وہ مستحق ہیں اپنے فضل سے۔ اور کبھی چھپاتا ہے گناہ کو اپنے فضل سے بواسطہ شفاعۃ یا بلا واسطہ **عقیده** شفاعت تمام انبیاء علیہم السلام کی اور شفاعۃ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی گنہگار مومنین کے لیے اور مومنین سے گناہ کبیرہ کرنے والوں کے لیے کہ لائق سزا ہیں حق ہے۔ **عقیده** شفاعت ملائکہ اور علماء اور اولیاء اور شہداء اور فقراء اور اطفالِ مومنین صابرین کی یعنی اُن مومنین کے بچوں کی جنکے والدین نے انکی وفات پر صبر کیا اپنے والدین کے لیے علی البلوی ثابت ہے یعنی اس شفاعت کے ثابت ہونے پر سبکا اتفاق ہے **عقیده** اعمال کا وزن ہونا یعنی تلنا ترازو میں جسکے دو پلڑے ہونگے قیامت کے دن حق ہے۔ **عقیده** قصاص یعنی بدلہ ملنا درمیان بنی نوع انسان کے قیامت کے دن حق ہے یعنی نیکیاں ظالم کی مظلوم کو دینگے مقابلہ ظلم میں إِذْ لَيْسَ هُنَاكَ الدَّرَاهِمُ وَالدَّنَانِيرُ اسلیے کہ وہاں درہم اور دینار نہ ہونگے کہ اُنسے انکا بدل ہو سکے۔ **عقیده** - اگر ظالم کی نیکیاں نہ ہونگی تو بدلۂ ظلم میں مظلوم کی برائیاں ظالموں کی گردن پر رکھنا حق ہے۔

عقیدہ ۸۲ - حوضِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم حق است و پُل صراط حق است
عقیدہ ۸۳ - جنّۃ و نار کہ موجود اند الیوم قبل از قیامۃ حق اند و فانی نخواہند شد
ش بعد دخولِ جنّیان و دوزخیان بخلاف جبریہ م - عقیدہ ۸۴ - عقاب و
ثواب اللہ تعالیٰ فانی نخواہد شد ہمیشہ ش بخلاف جبریہ م - عقیدہ ۸۵
اللہ تعالیٰ ہدایت ش راہ راست بردن م میکند سوے ایمان وطاعۃ از فضلِ
خود ہر کسے را کہ میخواہد وضلالت میدہد بکفر ومعصیت از عدلِ ش ای عدل
بالحکمۃ م خود ہر کسے را کہ میخواہد - عقیدہ ۸۶ اضلالِ اللہ تعالیٰ عبارت از خذلان است
وتفصیلِ خذلان اینست کہ توفیق نیابد بندہ آں چیز را کہ راضی حقتعالیٰ از آں است
و آں خذلان از عدل ش اے عدل بالحکمۃ م است و ہمچنیں عقوبتِ مخذول بر معصیت
از عدل ش اے عدل بالاستحقاق م - عقیدہ ۸۷ - نیستیم قائل اینکہ شیطان
سلب میکند ایمان را از بندۂ مومن از روئے قہر وجبر لیکن میگوئیم بندہ میگذارد ایمان را باختیار
خود باغوائے شیطان یا بہوائے نفس پس ہرگاہ ترک میکند بندہ ایمان را پس سلب میکند ایمان را ازاں بندہ شیطان

ترجمہ - عقیدہ ۸۲ حوضِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا حق ہے اور پلصراط حق ہے -
عقیدہ ۸۳ جنّت اور دوزخ جو آج موجود ہیں قیامۃ سے پہلے حق ہیں - اور فنا نہ ہونگی یعنی جنتیوں اور
دوزخیوں کے داخل ہونیکے بعد بخلاف جبریہ کے - عقیدہ ۸۴ عذاب اور ثواب خدا تعالیٰ کا
فنا نہ ہوگا ہمیشہ بخلاف جبریہ کے عقیدہ ۸۵ - خدا تعالیٰ ہدایت کرتا ہے یعنی سید ھا رستہ بتلاتا ہے
ایمان اور طاعت کی طرف اپنے فضل سے جس کسیکو کہ وہ چاہتا ہے - اور گمراہ کرتا ہے کفر و گناہ کی طرف
اپنے عدل سے جو بمقتضائے حکمت ہو جس کسی کو کہ وہ چاہتا ہے - عقیدہ ۸۶ گمراہ کرنا خدا تعالیٰ کا
عبارت ہے خذلان سے - اور تفصیل خذلان کی یہ ہے کہ بندہ توفیق نہیں پاتا ہے اس چیز کی
جس سے حق تعالیٰ راضی ہے - اور یہ خذلان حکمت کی بنا پر خدا کے عدل سے ہے - اور اسی طرح مخذول کا
عذاب کیا جانا گناہ پر عدل سے ہو جس کا وہ مستحق تھا - عقیدہ ۸۷ ہم اسبات کے قائل نہیں ہیں
کہ شیطان ایمان کو بندۂ مومن سے سلب کر لیتا ہے قہر اور جبر کرکے - لیکن ہم کہتے ہیں کہ بندہ ایمان کو
اپنے اختیار سے چھوڑ دیتا ہے شیطان کے بہکانے سے یا ہوائے نفس سے - پس جب بندہ ایمان کو ترک
کر دیتا ہے تو شیطان ایمان کو اس بندہ سے سلب کر لیتا ہے ۔

عقیدہ (۸۸) سوال منکر ونکیر مَنْ رَّبُّكَ وَ مَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ ترجمہ۔ کیست ربِ تو وچیست دینِ تو وکیست پیغمبرِ تو ❊ در قبر یا در مستقر ش اے جائے قرار یعنی ہر جا کہ باشد چنانکہ غریق و حریق وخوردۂ گرگ وغیرہ مرحق است عقیدہ (۸۹) ۔ اعادۂ روح لسوئی جسد بندہ در قبر حق است ❊

عقیدہ (۹۰) ۔ ضغطۂ ش ہندی دبانا۔ ضغطۂ قبر برائی مومن مانند معانقہ مادرِ مشفقہ ہست از شرح فقہ اکبر ملا علی مر قبر جمیع مومنان را حق است ❊

عقیدہ (۹۱) عذابِ قبر حق است جمیع کافران را و بعضی عصات مومنین را۔ و ہمچنیں تنعیم بعض مومنین حق است عقیدہ (۹۲) تعبیرِ تمام اسمار کہ ذکر کردہ اند آنرا علمار بزبانِ فارسی از صفاتِ حق تعالیٰ عزت اسمائہ وتعالت صفاتہ جائز است مگر ید کہ تعبیرِ یدٗ بفارسی جائز نیست۔ عقیدہ (۹۳) جائز است کہ بگوید بروئے خدا بلا تشبیہ و بلا کیف۔ عقیدہ (۹۴) ۔ نیست قرب اللہ تعالیٰ از ارباب طاعت و بُعد اللہ تعالیٰ را از اصحابِ معصیت

ترجمہ۔ عقیدہ (۸۸) سوال منکر ونکیر مَنْ رَّبُّكَ وَ مَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَّبِيُّكَ حق ہے یعنی کون ہے تیرا رب۔ اور کیا ہے تیرا دین۔ اور کون ہے تیرا نبی۔ قبر میں یا مستقر میں یعنی ٹھہرنے کی جگہ جہاں کہیں کہ ہووے جیسا کہ دریا میں ڈوبا ہوا۔ اور آگ میں جلا ہوا۔ اور بھیڑیے کا کھایا ہوا وغیرہ عقیدہ ۸۹۔ روح کا قبر میں بندہ کے جسد کی طرف عود کرنا حق ہے عقیدہ ۹۰ ضغطۂ قبر یعنی دبانا قبر کا سب مومنین کے لیے حق ہے۔ مومنین کے لیے ضغطۂ قبر شفیق ماں کے گلے لگا لینے کی مانند ہے شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں اسی طرح ہے عقیدہ ۹۱ قبر کا عذاب سب کافروں کے لیے حق ہے اور بعض گنہگار مومنین کے لیے۔ اور اسی طرح بعض مومنین کو نعمت دینا حق ہے عقیدہ ۹۲۔ تمام نام باری تعالیٰ کی صفات کے عَزَّتْ اَسْمَائُہٗ وَتَعَالَتْ صِفَاتُہٗ یعنی غالب اور بزرگ ہیں نام اُسکے اور برتر ہیں صفات اُسکی۔ علماء نے جنکی تعبیر فارسی میں بیان کی ہے وہ تعبیر اسمار کی جائز ہے مگر ید کہ تعبیر یدٗ کی فارسی میں دست کے ساتھ جائز نہیں ہے عقیدہ ۹۳ جائز ہے کہ کہے بروئی خدا بلا تشبیہ و بلا کیف یعنی خدا کی رو کے سامنے جو بغیر تشبیہ اور بدون کیف کے ہو عقیدہ ۹۴ خدا تعالیٰ کی نزدیکی فرمانبرداروں سے اور دوری گنہگاروں سے

ازطریقِ طول وقصر ومسافت ونہ بر معنی کرامت وہوان ولیکن مطیع قریب است از حق تعالیٰ بلاکیف وعاصی بعید است از حقتعالیٰ بلاکیف اے بوصف تنزیہ **ش** قرار دادِ امام علیہ الرحمۃ قُرب وبُعدِ حق تعالیٰ را از بندہ وقُرب وبُعدِ بندہ را از حق تعالیٰ از بابِ متشابہاتِ بلاتاویل از شرح فقہ اکبر ملا علی **م** **عقیدہ ۹۵** قُرب وبُعد واقبالِ **ش** ضدِ اعراض **م** اللہ تعالیٰ را بمناجی وہمچنیں مجاورتِ بندہ در جنّت ووقوفِ بندہ در قیامت میان یدین حق تعالیٰ بلاکیف است **عقیدہ ۹۶**۔ قرآن مجید کہ نازل شدہ است نجماً نجماً بر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم ومکتوب است در مصاحف مابین دفتین کلام اللہ تعالیٰ است علیٰ ماہو المشہور۔ **عقیدہ ۹۷**۔ آیاتِ قرآن مجید کہ تمامہا در معنی کلام است یعنی در مقامِ مقصود است برابر است کہ دراں ذکر رحمت اللہ تعالیٰ ومدح اولیاء اللہ تعالیٰ باشد یا ذکرِ غضب اللہ تعالیٰ یا ذم اعداء اللہ تعالیٰ باشد مستوی اند در فضیلتِ لفظی ومعنوی وعظمتہ

ترجمہ۔ لمبائی اور کوتاہی اور مسافت کی راہ سے نہیں ہے اور نہ معنی کرامت یعنی بزرگی اور ہوان یعنی خواری اور بعزتی کی بنا پر۔ ولیکن مطیع قریب ہے حقتعالیٰ سے بلاکیف۔ اور عاصی بعید ہے حقتعالیٰ سے بلاکیف یعنی وصف تنزیہ کے ساتھ وہ وصف جسمیں اُسکی پاکی ہوتی ہو۔ امام علیہ الرحمۃ نے حقتعالیٰ کے قُرب اور بُعد کو جو بندہ سے ہے اور بندہ کے قُرب اور بُعد کو جو حقتعالیٰ سے ہے بدون تاویل باب متشابہات سے اُسکو قرار دیا ہے۔ یہ ہے خلاصہ شرح فقہ اکبر ملا علی قاری کا۔ **عقیدہ ۹۵** نزدیکی اور دوری اور سامنے آنا اور متوجہ ہونا خدائے تعالیٰ کا مناجات کرنیوالے سے اور اسی طرح مجاورت یعنی پڑوس ہونا بندہ کا خدا سے جنت میں۔ اور بندہ کا قیامت میں خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا یہ سب بلاکیف ہے۔ **عقیدہ ۹۶**۔ قرآن مجید رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم پر جو تھوڑا تھوڑا کرکے نازل ہوا ہے اور کتابوں یعنی دفتیوں کے درمیان لکھا ہوا ہے خدا تعالیٰ کا کلام ہے علیٰ ماہو المشہور یعنی اسی بنا پر کہ وہ مشہور ہے۔ **عقیدہ ۹۷** قرآن مجید کی آیتیں جو سب کی سب کلام میں ہیں یعنی مقام مقصود میں ہیں یعنی اس مرتبہ میں ہیں جو ہماری مراد ہے خواہ اُنمیں خدا تعالیٰ کی رحمت کا ذکر ہو خواہ اولیاء اللہ کی مدح ہو یا خدا تعالیٰ کے غضب یا خدا تعالیٰ کے دشمنوں کی برائی کا ذکر ہو فضیلت لفظی اور عظمت میں برابر ہیں

ولیکن بعض آیات را فضیلتِ ذکر و مذکور است مانند آیۃ الکرسی زیراکہ مذکور در
آیۃ الکرسی جلالت و عظمتہ اللہ جلّ جلالہ و صفۃ اللہ تعالیٰ است کہ خاص بذات
حق تعالیٰ است پس مجتمع شد در آیۃ الکرسی دو فضیلۃ یکی فضیلتِ ذکر دوم فضیلۃ
مذکور و بعضی آیات را فضیلۃِ ذکر است فقط نہ فضیلتِ مذکور چنانچہ سورہ تبّت
یدا و مانند ایں از احوالِ فجار عقیدہ ۹۸۔ اسماء اللہ تعالیٰ چنانچہ اللّٰہ واحد
و صفات حق تعالیٰ چنانچہ لَہُ الْمُلْکُ و لَہُ الْحَمْدُ بتمامہ مستوی اند در فضیلۃ و
عظمۃ ش مطلقاً یعنی بقطع نظر از وجوہِ فضیلۃ بعض بر بعض م و نیست
تفاوت در اطلاقِ آنہا بر ذات و صفاتِ حق تعالیٰ و ایں منافیِ عظمۃ بعضی
اسماء و صفات بر بعضی اسماء و صفات نیست ش عظمۃ جزئیۃ یعنی مع لحاظ
وجہ فضیلۃ و عظمۃ بعض بر بعض م عقیدہ ۹۹ والدین رسول اللہ تعالیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم مردند بر کفر ش دریں مسئلہ اختلافِ علماء است و جانب
صحتِ ایمان والدیہ المکرمین صلعم مرجّح بدلائل و زیادۃ فریق است م

ترجمہ ولیکن بعض آیتوں کو ذکر و مذکور دو نو طرح کی فضیلت ہے جیسے آیۃ الکرسی، اسلیے کہ آیۃ
الکرسی میں خدا عزّ و جل جلالہ کی جلالت و عظمت اور اسکی اُس صفت کا ذکر ہے جو حقتعالیٰ کی ذات کے
ساتھ خاص ہے۔ پس آیۃ الکرسی میں دو فضیلتیں جمع ہو گئیں ایک فضیلت ذکر کی دوسری فضیلت مذکور کی
اور بعض آیتوں کو فقط فضیلتِ ذکر حاصل ہے نہ فضیلتِ مذکور جیسا سورہ تبّت یدا اور اسی جیسی اور
آیتیں بدکاروں کے احوال کی نسبت۔ عقیدہ ۹۸ خدا تعالیٰ کے نام جیسے اللّٰہ اور احد اور
خدا تعالیٰ کی صفتیں جیسے لَہُ الْمُلْکُ اور لَہُ الْحَمْدُ یعنی اُسی کے لیے ملک ہے اور اُسی کے لیے حمد
ہے۔ یہ مطلق فضیلت اور عظمت میں برابر ہیں یعنی اُن وجوہ سے قطع نظر کر کے جس وجہ سے بعض کی
بعض پر فضیلت ہے۔ اور ذات و صفات حق تعالیٰ پر اُن کے بولے جانے میں تفاوت نہیں ہے اور
یہ مساوات منافی نہیں ہے بعض اسماء و صفات کی عظمت کی جو اُن کو بعض اسماء و صفات پر جزئی
عظمت کے طریق پر ہے یعنی مع لحاظ وجہ فضیلت و عظمت بعض کے بعض پر۔ عقیدہ ۹۹ والدین
رسول خدا تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے کفر پر۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے ولیکن
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مکرمین کے ایمان صحیح ہونیکی جانب دلیلوں سے ترجیح پائی ہوئی ہے

رسول علیہ السلام انتقال ازیں عالم برایمان کردند۔ ابو طالب عمِ حضرت رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرد کافر۔ حضرت قاسم و حضرت طاہر و حضرت ابراہیم بودند فرزند رسول خدا تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ **عقیدہ ۱۰۰** حضرت بیوی فاطمہ و بیوی زینب و بیوی رقیہ و بیوی ام کلثوم بناتِ رسولِ خدا تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بودند **عقیدہ ۱۰۱** ہر وقتیکہ مشکل شود بر انسان اہلِ ایمان شئی از دقائقِ علمِ توحید پس واجب است بر آں انسان اینکہ اعتقاد کند چیزیرا کہ صواب است نزد حق تعالیٰ بطریقِ اجمال **ش** یعنی ہر چہ صواب است نزد حق تعالیٰ ہماں مقبول و مختار است و تفصیل نکند ما دام کہ یابد عالم را کہ عارف بحقیقۃ احوال باشد پس سوال کند ایمان تفصیلی بروجہ کمال و تاخیر نکند۔ **عقیدہ ۱۰۲** ۔ خبرِ معراج حضرت غوث الثقلین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجسد در بیداری بسوئے آسمان حق است و ثابت است بطریقِ متعددہ پس کسیکہ رد کند آں خبر را و ایمان نیارد بمقتضائے آں خبر ضال است و مبتدع +

ترجمہ۔ رسول علیہ السلام نے انتقال اس عالم سے ایمان پر فرمایا ہے۔ ابو طالب چچا حضرت رسول خدا تعالیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کافر ہے۔ حضرت قاسم اور حضرت طاہر اور حضرت ابراہیم علیہم السلام رسول خدا تعالیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرزند تھے **عقیدہ ۱۰۰** حضرت بیوی فاطمہ اور بیوی زینب اور بیوی رقیہ اور بیوی اُم کلثوم سلامُ اللہ علیہن رسول خدا تعالیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بنات یعنی صاحبزادیاں تھیں **عقیدہ ۱۰۱** جس وقت انسان اہل ایمان پر علم توحید کی باریک باتوں میں سے کوئی شے مشکل ہو جاوے تو اس انسان پر واجب ہے کہ ایسی چیز کا اجمالی طور پر اعتقاد کرے جو حق تعالیٰ کے نزدیک درست ہے۔ یعنی جو کچھ حق تعالیٰ کے نزدیک درست ہے وہی میرا مقبول و مختار ہے اور تفصیل نہ کرے جب تک کہ کسی ایسے عالم کو پاوے جو حقیقت احوال کو پہچانتا ہو اور عارف ہو۔ پس پورے طور پر اُس سے تفصیلی ایمان پوچھ لیوے اور تاخیر نہ کرے۔ **عقیدہ ۱۰۲** خبر معراج حضرت غوث الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسد کے ساتھ حالت بیداری میں آسمان کی طرف حق ہے اور متعدد طریق سے ثابت ہے پس جو کوئی اس خبر کو رد کریگا اور اسکے موافق ایمان نہ لائیگا گمراہ اور مبتدع یعنی جو کام کہ دین میں نئی بات پیدا کرتا ہے

عقیدہ ۱۰۳ خروج دجال و یاجوج و ماجوج و طلوع شمس از غرب و نزول عیسیٰ علیہ السّلام از آسمان و سائر علاماتِ روزِ قیامۃ بنا بر چیزیکہ وارد است بآں اخبارِ صحیحہ بلکہ آیات صریحہ حق است و ثابت است۔

عقیدہ ۱۰۴۔ اللہ تعالیٰ ہدایت میکند ہر کس را کہ می خواہد بسوئے صراطِ مستقیم **شُ** ختم شد عبارت فقہ اکبر از شرح مُلّا علی۔ ازیں پس دعا است از مترجم و صلوٰۃ از دردمند م

اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَدِيْنًا قَيِّمًا
بِحُرْمَةِ صَاحِبِ الصِّرَاطِ اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ وَحَبِيْبِكَ وَعَلٰى
اَنْوَارِهٖ كَمَا تُحِبُّهٗ وَتَرْضَاهُ وَ
شَفِّعْهُ فِيْنَا وَتَرْحَمْنَا بِهٖ

ترجمہ۔ عقیدہ ۱۰۳ خروج یعنی نکلنا دجّال کا۔ اور یاجوج ماجوج کا۔ اور طلوع ہونا آفتاب کا مغرب سے اور اترنا عیسیٰ علیہ السّلام کا آسمان سے۔ اور ساری علامتیں روزِ قیامت کی حق ہیں اور ثابت ہیں اس بنا پر کہ اخبار صحیحہ حدیث کے بلکہ صاف آیتیں اسکی نسبت وارد ہیں

عقیدہ ۱۰۴۔ اللہ تعالیٰ جس کسیکو کہ چاہتا ہے سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ عبارت فقہ اکبر شرح ملا علی قاری کی ختم ہوگئی۔ اس کے بعد مترجم کی دعا ہے اور دردمند کی درود ہے۔

دعائے مترجم

اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَدِيْنًا قَوِيْمًا بِحُرْمَةِ صَاحِبِ الصِّرَاطِ اٰمِيْن يَارَبَّ الْعٰلَمِيْن۔ اے خدا ہمکو سیدھا رستہ اور مضبوط دین بتا صاحب صراط کی حرمت کے واسطے۔ اے جہانوں کے پالنے والے قبول فرما۔ درود دردمند اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ وَحَبِيْبِكَ وَعَلٰى اَنْوَارِهٖ كَمَا تُحِبُّهٗ وَتَرْضَاهُ وَشَفِّعْهُ فِيْنَا وَتَرْحَمْنَا بِهٖ۔ خدایا رحمت اور برکت اور سلامتی ہمیشہ سے ہمیشہ تک بھیج محمد صلعم تیرے رسول اور تیرے حبیب پر اور انکے انوار پر جیسا تجھ کو محبوب ہے اور تو اس سے خوشنود ہو اور اسکو ہمارا سفارشی کر اور

خدائی لشکر کا ایک رسالہ

اقلیم دل پر نفس و شیطان نے لام باندھا ہے۔ حرص و طمع کی پلٹنیں، غرور و تکبر کے رسالے، حسد و عناد کے ہتھیار سنبھالے سائنس کی فلسفہ کی رسد رسانی کے بھروسے پر ایمانی سرحد میں گھسے چلے آتے ہیں اور نفوس مطمئنہ اطمینان کے قصر روحانی کے دریچوں میں خوف گرانی کر رہے ہیں تو کیا دشمن فتحیاب ہونگے؟ نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جنود یزدانی حرکت میں آئے ہیں قدوسی فوجیں ضرب نفی اثبات کے حربے اٹھائے نعرہ ہُو لگاتی آندھی چلی آتی ہیں۔ اب توپیں گرجیں گی گولے گولیاں برسیں گی۔ خون کی کیچڑ میں پاؤں پھسلیں گے۔ نفس و خودی کے تاجدار پادشاہ انہی کی ٹھوکروں سے پامال ہونگے۔ اگر کوئی اس پیشین گوئی کا ظہور دیکھنا چاہے تو خدائی لشکر کے اول رسالہ نظام المشائخ دہلی کو منگا کر دیکھے۔ جو ہر قمری مہینے کی چھٹی تاریخ کو سیدی و مولائی خواجہ حسن نظامی صاحب شاہزادہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی رح کی سرپرستی و نگرانی اور [illegible] کی ایڈیٹری میں ۴۸ صفحوں پر درویش پریس دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ گویا ۴۸ صفحے ہر ماہ میں ایک بار الحاد و بے دینی کے کیمپ پر چھاپا مارتا ہے۔ یہ وہ رسالہ ہے جس کی خانقاہوں کی ہندوستان میں دھوم ہے۔ یہ وہ رسالہ ہے جو علوم روحانی کو انگریزی، سنسکرت اور عربی چھاونیوں سے بلوا کر اپنے اردو کے خیمے میں جمع کر رہا ہے۔ یہی وہ رسالہ ہے جس نے ہزاروں انگریزی تعلیم یافتوں کو جو مرکز تصوف سے ہٹ گئے تھے پھر دائرہ وحدت پر سمیٹ لیا ہے۔ یہی وہ رسالہ ہے جس کی خصوصیات حد شمار سے باہر ہیں۔ اور جس نے دور جدید اور دور قدیم کے مضمون نگاروں کو ایک میدان میں طبع آزمائی کا موقع دیا ہے۔ صوفیانہ رزم بزم کے جلوے دیکھنے ہوں، سیکڑوں برس گزشتہ کے نامور بزرگوں کی محفلوں کا کیف مشاہدہ کرنا ہو، علوم جدیدہ کو علوم قدیمہ کے پاؤں پر گرتا دیکھنا ہو تو رسالہ نظام المشائخ طلب کیجیے۔ راحت دل آپ بدہ وقت خوش دلدار ہو تو اس رسالہ کو پڑھیے جس میں رنگین مضمون، ادویات جسمانی و روحانی کا عظیم الشان ذخیرہ مہیا کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپس کے تحائف کے تبادلہ میں یہ رسالہ کام آتا ہے۔ بزرگ اپنے خردوں کو، پیر مریدوں کو اسی کا انعام دیتے ہیں۔ مریدوں کی جانب سے مرشدین کی نذر میں یہی رسالہ نذر ہوتا ہے۔ شریف مستورات کے مطالعہ کیلئے بھی اسکی مانگ ہے۔ لہذا آپکو بھی چاہیے کہ خدائی لشکر کے رسالہ کا خیر مقدم کر کے غازیان دین کے رجسٹر میں اپنا نام لکھوائیں۔ قیمت سالانہ مع محصول ڈاک قسم اول ہے، قسم دوم ششماہی ۲ و ۲۔ نمونہ ۶ و ۴ علی الترتیب۔

المشتہر منیجر نظام المشائخ۔ درویش پریس صوبہ دہلی